عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

ہفت روزہ
انٹرنیشنل
WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL
جلد ۷ — شمارہ ۳۴

حقوقِ والدین

چند حکایات و روایات

معلمِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم

عہدِ نبوی کے پانچ کذاب

قادیانیت بہائیت کی آغوش میں

قادیانی مباہلہ اور مرزا طاہر بھاگ گیا

میں نے فرانس میں کیا دیکھا؟

ربوہ کے قادیانی قبرستان میں مسلمان کو دفن کر دیا گیا

خوشی

طبّی دُنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختمِ نبوّۃ

سابقہ : چشتیہ دواخانہ ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمدؐ یونس [ایم اے]

چشتی ، نقشبندی ، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

هُوالشافی ـــــ افتخارُ الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں. پہلے وقت طے کر لیں ○ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں. الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر ، زعفران ، کستوری ، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں.

اوقاتِ مطب

موسمِ گرما ، تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء موسمِ سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت ، ۵۶/۱ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی ، فون ۵۵۱۶۷۵

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا

شیزان کا بائیکاٹ کیجئے

شیزان گستاخانِ رسول قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے ، اسکی آمدنی کا ایک کثیر حصہ ربوہ جاتا ہے ، مسلمان اپنی کم علمی کی بناء پر اسکی مصنوعات خرید کر کم از کم بیس ۲۰ پیسے فی روپیہ "ربوہ فنڈ" میں جمع کروا کر اپنے آقا خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، دینِ اسلام ، قرآن اور پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں لہٰذا اس کی تمام تر مصنوعات کا بائیکاٹ ہر عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرض ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون نمبر : ۷۱۱۶۷۱

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ — ۲۲ تا ۲۸ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ ۳۱ مارچ تا ۶ اپریل ۱۹۸۹ء — شمارہ ۴۳

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون : ۷۷۱۱۶۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۰ روپے

سہ ماہی -/۲۵ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بنک

بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۳ کراچی پاکستان

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دار العلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف

گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ

مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاول پور — محمد اسماعیل شجاع آبادی

سکھر — دین محمد فریدی

جھنگ — غلام حسین

ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی

پشاور — مولانا نور الحق نور

لاہور — مولانا کریم بخش

مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد — مولوی فقیر محمد

لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ / ننکانہ — محمد متین خالد

ملتان — عطاء الرحمان

سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ

گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —

امریکہ — چوہدری محمد شریف تگودری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد

دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف عباد اللہ • ایڈمنٹن — عامر رشید

ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد

لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف

باربڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ — اے۔کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

القرآن

وللہ علی الناس ..... الی عن العلمین
جو لوگ بیت اللہ آنے جانے کی مقدرت اور استطاعت رکھتے ہیں ان پر بیت اللہ کا حج فرض ہے اور جو اسکی فرضیت کا انکار و کفر کرے تو اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے وہ تو دنیا جہان سے مستغنی اور بے پرواہ ہے۔

الحدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے بے ہودگی فسق و فجور اور گناہوں سے پاک حج کیا وہ ایسا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

(بخاری و مسلم)

آزادی

انسان چاہتا ہے کہ آزاد رہے اور آزادی میں اپنی راحت سمجھتا ہے، کیونکہ اس میں خواہشِ نفسانی اچھی طرح پوری ہوتی ہے۔ مگر حق تعالیٰ بڑے رحیم و کریم ہیں۔ چونکہ آزادی میں اس کی مضرت تھی اس لیے اس کو آزاد نہیں کیا بلکہ اس کے واسطے احکام نازل فرما کر مقید کر دیا۔ اگر اس کو مقید نہ کیا جاتا تو ایسی مثال ہوتی جیسے طبیب کسی مریض کو آزاد کر دے کہ جو کچھ چاہے کھائے پیئے پرہیز کسی چیز کا نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اس مریض کا کیا حشر ہوگا۔

(اصلاح المسلمین از افاداتِ حضرت تھانویؒ)

تحفظِ ختمِ نبوت کا سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی طرف سے ۸۹ء تحفظِ ختمِ نبوت کا سال ہے۔
علماء کرام خطباء حضرات اور عامۃ المسلمین قادیانیت کا بھرپور تعاقب کریں۔

قادیانیت بہائیت کی آغوش میں ۔ قادیانی اخبار کی پریشانی

قادیانیوں کے نزدیک ایمان کا دارومدار زبان پر ہے دل پر نہیں ۔ زبان سے اگر کوئی شخص کہدے کہ میں مسلمان ہوں بس وہ مسلمان کہلائے گا۔ اسے کوئی شخص غیر مسلم کہنے کا (بقول قادیانیوں کے) حق نہیں رکھتا۔

ہمارے نزدیک بہائی (بہاء اللہ ایرانی کے پیروکار) ہوں یا قادیانی (مرزا قادیانی کے پیروکار) دونوں غیر مسلم بھی ہیں اور مرتد و زندیق بھی۔ ان دونوں میں قادیانی زیادہ خطرناک ہیں اس لیے کہ ان کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہے جو شراب پر شربت کا لیبل لگا کر فروخت کرتا ہو یا حرام چیز کو حلال کہہ کر لوگوں کو کھلاتا یا پلاتا ہو جبکہ بہائی اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ ایک مذہب کہتے ہیں بہاء اللہ کو صاحب شریعت رسول قرار دیتے ہیں۔ لیکن پھر بہائیوں نے بھی دھوکہ اور فریب دینا شروع کر دیا اور وہ بھی خود کو مسلمان کہنے لگ گئے اس مسئلہ پر قادیانیوں کو خاصی پریشانی لاحق ہو چکی ہے۔ جس کا اظہار قادیانی اخبار الفضل ربوہ (۱۶ فروری ۱۹۸۹ء) کے ایک اداریہ سے ہوتا ہے۔ اخبار کا مدیر لکھتا ہے۔

"جس مذہب کو ڈھال کر اور لوہے کی طرح کوٹ کوٹ کر اپنے مزاج کے مطابق بنایا جائے وہ سوسائٹی تو ہو سکتا ہے یا کلب کہہ لیجیے لیکن مذہب ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مذہب وہ ہے جو کسی مذہب کے بانی نے دیا ہو"

اگر یہ اصول صحیح ہے تو پھر قادیانیوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اس اصول پر پورا اتریں دھوکہ و فریب نہ دیں۔ اس لیے کہ قادیانی مذہب کا بانی مرزا قادیانی اور قادیانیوں کا "مصلح موعود" مرزا محمود آنجہانی دونوں ہی خود کو مسلمانوں سے الگ کر چکے ہیں، رشتے ناطے تعلقات توڑ چکے ہیں ایسے میں قادیانی آخر کیوں اپنے آپ کو مسلمان کہلانے پر بضد ہیں؟

دوسری طرف قادیانی اس پر بھی بضد ہیں کہ آنجہانی مرزا قادیانی، جہنم مکانی، حضور سرور کائنات تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا۔ اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں خود کو فنا کر لیا تھا (استغفر اللہ) بجکہ وہ خود اپنی تحریرات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی برتری اور فوقیت کا دعویٰ کر چکا ہے جیسا کہ اس کا یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رات کے چاند تھے اور میں چودھویں کا چاند ہوں۔

جب ان کے مذہب کا بانی خود ایسے دعویٰ کر چکا ہے تو اس کے برخلاف قادیانی دھوکہ کیوں دیتے ہیں۔ یہ اصول جو قادیانیوں نے بہائیوں کے لیے بنایا ہے کہ "مذہب وہ ہے جو کسی مذہب کے بانی نے دیا ہو۔ خود اس پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا؟ یا پھر صاف طور پر اعلان کر دینا چاہیئے کہ ہمارا مذہب یہی ہے اور یقیناً ہے بھی یہی کہ وہ حالات اور وقت کی نزاکتوں کے ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے تو ایسے میں بہائیوں اور قادیانیوں میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟

ہمیں الفضل کے بہائیوں کے خلاف لکھے گئے اداریے سے ایک بات شدت کے ساتھ محسوس ہوئی کہ موجودہ حالات میں جبکہ بہائی مذہب والوں کی کسی قسم کی سرگرمیاں نظر نہیں آتیں بہائیوں کے خلاف اداریہ لکھنے کا مقصد کیا ہے؟

جب ہم نے روزنامہ مساوات لاہور جمعہ ایڈیشن دیکھا تو یہ عقدہ حل ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قادیانی نوجوان تیزی کے ساتھ بہائی مذہب اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اس کی وجوہات بظاہر یہی معلوم ہوتی ہیں کہ قادیانی نوجوان قادیانی جماعت اور قادیانی کی رائل فیملی کی عیاشیوں، بدمعاشیوں،

نیز بدکرداریوں سے تنگ آ چکے ہیں۔ دوسری طرف دلائل کی دنیا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین اور لٹریچر نے جس میں مرزا قادیانی اور دوسرے قادیانیوں کی کتابوں کے حوالوں کے ذریعے قادیانیت کے ڈھول کا پول کھول دیا گیا ہے۔ وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ مرزا قادیانی سے لیکر مرزا طاہر تک "نبوت" اور "خلافت" کے نام سے جو سلسلہ چلایا ہے وہ محض دھوکہ، فریب اور مکر کے ذریعے سادہ لوح قادیانیوں کی جیبیں صاف کرنے کے لیے محض ایک تجارت شروع کی ہوئی ہے۔

الغرض قادیانی اخبار خواہ کتنے ہی اداریے لکھے اب قادیانیت کی حقیقت قادیانیوں، خصوصاً نوجوانوں پر واضح ہو چکی ہے اور اب یہ دکان زیادہ دیر نہیں چل سکتی ـــــ ہم قادیانیوں خصوصاً نوجوانوں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ تعصب سے بالاتر ہو کر قادیانیت کو خود مرزا قادیانی اور دوسرے قادیانی لیڈروں کی کتابوں سے سمجھیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سلسلہ میں ان کی ہر طرح خدمت کرنے کے لیے تیار ہے۔

حضرت اقبالؒ نے فرمایا تھا

قادیانیت، بہائیت میں ضم ہو جائے گی

کوئی قادیانی، بہائی نہیں ہوا، بہت سے قادیانی بہائی ہو چکے ہیں۔

ـــــ زاہد عباس سید۔

بہائی دین بڑی حد تک قادیانی جماعت سے ملتا ہے۔ عام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ایک زمانے میں حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے۔ قادیانی عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہی امام مہدی اور مسیح ہیں اور وہ اسلام کی تجدید کے لئے آئے ہیں۔ چنانچہ قادیانی آئینی ترامیم اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے باوجود خود کو مسلمان فرقہ کہلاتے ہیں بہائی عقیدہ یہ ہے کہ سید علی محمد باب امام مہدی تھے اور بہاء اللہ مسیح تھے اور دونوں وجود اپنے وقت پر ظہور فرما چکے ہیں بہائی اپنے دین کو اسلام سے الگ ایک نیا اور مستقل دین تصور کرتے ہیں۔ عالمی امن، وحدت انسانی، وحدت ادیان عالم ان کے بنیادی مذہبی اصول ہیں حضرت علامہ اقبال نے دین بہائی کی صاف گوئی کی تعریف کی تھی اور قادیانیت کے مقابلے میں اسے اس لحاظ سے بہتر قرار دیا تھا کہ یہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی جڑیں نہیں کاٹتا بلکہ کھل کر اسلام کے مقابل خود کو الگ دین کے طور پر پیش کرتا ہے۔ حضرت علامہ اقبال نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا تھا کہ جلد یا بدیر قادیانیت بہائیت میں ضم ہو جائے گی۔ اس وقت عالمی سطح پر ان قادیانیوں کے مقابلے میں بہائی تحریک زیادہ مضبوط، مستحکم اور منظم ہے ملکی سطح پر ان کی ایک سو پچاس روحانی تنظیمیں قائم ہیں اور دنیا بھر میں مقامی جماعتوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ مختلف ملکوں میں بہائیوں کے سات ریڈیو اسٹیشن ہیں۔ دنیا کی تمام بڑی زبانوں میں ان کا لٹریچر دستیاب ہے جن میں عربی، فارسی، انگریزی، اردو، ہندی، ڈچ، فرانسیسی، سواحلی اور بے شمار دیگر زبانیں ہیں پاکستان کے مقامی بہائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں غیر مسلم طبقوں تک محدود ہیں۔ اندرون سندھ کے ہندو کراچی، حیدرآباد کے پارسی اور بودھ اور ربوہ اور پاکستان بھر کے قادیانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں کا نشانہ ہیں۔ عیسائی یہودی بودھ پارسی قادیانی ہندو، آریہ تقریباً تمام مذاہب کے افراد عالمی سطح پر بہائی مذہب کو قبول کر چکے ہیں۔ ایک بہائی نوجوان نے بتایا کہ کوئی عیسائی یہودی، بودھ، پارسی یا ہندو جب بہائی ہوتا ہے تو سب سے پہلے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک آنے والے تمام انبیاء کی صداقت پر ایمان لانا ہوتا ہے پھر وہ بہائی ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں باقی سب کو مان لیتا ہوں مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا (نعوذ باللہ) یا حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتا تو ایسا شخص کبھی بھی بہائی نہیں ہو سکتا۔ پاکستان میں بہائیوں کی مختلف شہروں میں دو سو مقامی جماعتیں ہیں۔ کراچی میں ان کی مرکزی عبادت گاہ کے لئے ۲۰ ہزار ایکڑ اراضی خریدی گئی ہے۔ بھارت میں جو بہائی عبادت گاہ تعمیر ہوئی ہے اسے بھارتی ٹیلی ویژن نے اپنے نصف گھنٹے کے پروگرام میں فن تعمیر کا شاہکار اور بیسویں صدی کا نیا تاج محل قرار دیا ہے یہ عبادت گاہ جسے بہائی اصطلاح میں "مشرق الاذکار" کہا جاتا ہے۔ کنول کے پھول کی طرح بنائی گئی ہے، اس کے چاروں طرف نو دروازے ہیں، ہر دروازے کے آگے ایک تالاب باغ اور سڑک ہے۔ یہ عبادت گاہ دنیا کے تمام مذاہب کے پیروکاروں کے لئے کہ خدائے واحد کی پرستش کرتے ہوں کھول دی گئی ہے۔ البتہ کوئی مورتی اندر لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔ دہلی میں جہاں یہ عبادت گاہ بنائی گئی ہے ایک تو پرانے سرکاری کاغذات میں اس جگہ کا نام بہاپور نکل آیا ہے دوسرے ہندوؤں میں کرشن جی کی ایک روایت شدت سے یاد کی گئی ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جب میں کنول کے پھول سے جنم لوں گا، چنانچہ اس روایت کے باعث کٹر ور عقیدہ کے

باقی صفحہ (۲۷) پر

قادیانی مباہلہ اور مرزا طاہر بھاگ گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ :

جناب مرزا طاہر احمد صاحب ! سلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

آپ نے "مباہلہ کے چیلنج" کی ایک کاپی اس ناکارہ کے نام بھی بھجوائی تھی ۔ میں نے اپنے خط مورخہ ۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ میں آپ کی دعوت قبول کرتے ہوئے لکھا تھا کہ بسم اللہ ! تاریخ اور جگہ کا اعلان کر کے مقررہ وقت پر تشریف لائیے یہ فقیر بھی حاضر ہو جائے گا ۔ اور ساتھ ہی اپنی طرف سے تاریخ اور جگہ کی تجویز لکھ بھیجی تھی ۔ جواب کے لئے آپ کو چار مہینے کی مہلت دی تھی ۔ جس کی آخری تاریخ یکم جنوری ۱۹۸۹ء تھی ۔ آپ کا جواب جس پر آپ کے سیکرٹری کے دستخط ہیں مجھے ۲ جنوری کو ملا ۔ اس بھیجنے کا شکریہ !

آپ کے اس خط کے چند نکات پر تبصرہ کی اجازت چاہتا ہوں ۔

(۱) آپ کے سیکرٹری صاحب لکھتے ہیں :

"امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد کی دعوت مباہلہ کے جواب میں آپ کی طرف سے شائع شدہ پمفلٹ موصول ہوا ، جس میں آپ نے حقائق کو مسخ کرنے کی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ۔ اور ایک دفعہ پھر انتہائی لچر اور غلیظ الزامات کو دہرا کر اپنی اندرونی حالت دنیا کو دکھانے کی کوشش کی ہے ۔ خدا تعالیٰ کے مقدس انسانوں پر جس طرح آپ نے بے ہودہ الزامات لگانے کی کوشش کی ہے ۔ قرآن کریم کے الفاظ میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہنے کے علاوہ اور کیا جواب ہو سکتا ہے ۔"

سب سے پہلے تو آپ کی راست گوئی کی داد دیتا ہوں ۔ میں نے اپنے لیٹر پیڈ پر اپنی مہر اور دستخط کے ساتھ آپ کو رجسٹری خط بھجوایا تھا ۔ آپ میرے لیٹر پیڈ پر ارسال کردہ خط کو "شائع شدہ پمفلٹ" فرماتے ہیں ۔ مثل مشہور ہے کہ "چور چوری سے جاتا ہے ، مگر ہیرا پھیری سے نہیں جاتا ۔" جو لوگ ایک خط کے حوالے میں ایسی ہیرا پھیری سے نہیں چوکتے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ قرآن و حدیث میں کیا کیا تحریف نہ کرتے ہوں گے ؟

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے الزامات کو دہرا کر ۔ بقول آپ کے ۔ اپنی اندرونی حالت دنیا کو دکھانے کی کوشش کی ہے ، حالانکہ میرا خط چھپ چکا ہے ، دنیا کے سامنے موجود ہے ۔ اسے پڑھ کر ہر شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ میں نے تاریخ کے کچھ واقعات پیش کئے ہیں ، یا بقول آپ کے الزامات دہرائے ہیں ۔ میں نے دس واقعات لکھے تھے ۔ پانچ مرزا غلام احمد قادیانی کے ، اور پانچ مرزا محمود کے ۔ آپ کو ان واقعات کے آئینہ میں اپنا اصل چہرہ نظر آیا ، اس لئے :

ع "آئینہ جو دکھایا تو بُرا مان گئے "

میں ان واقعات کو پیش کر کے آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان میں سے کس واقعہ کو آپ غلط الزام قرار دیتے ہیں ؟

۱ ــــــ میں نے انجام آتھم صفحہ ۲۸۲ کے حوالے سے مرزا قادیانی کا یہ اقرار نقل کیا تھا کہ ہم آئندہ مباہلہ کے لئے علماء کو مخاطب نہیں کریں گے ۔ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ نے مرزا قادیانی کے اس عہد کو کیوں توڑ ڈالا ؟ اور علماء کو مخاطب کرنے کی جرأت کیوں کی ؟ آپ نے میرے اس چبھتے ہوئے سوال کا جواب نہیں دیا ، اور نہ انشاء اللہ قیامت تک اس کا کوئی معقول جواب دے سکتے ہیں ۔ شرم اٹھانے کے لئے صرف اتنا کہہ دیا کہ یہ الزام دہرایا ہے ۔

۲ ــــــ میں نے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴ سے مرزا قادیانی کا یہ فقرہ نقل کیا تھا :

"یاد رکھو کہ اگر اس پیشگوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا ۔"

اس پیشگوئی کی دوسری جزو کیا تھی ؟ محمدی بیگم کا بیوہ ہو کر مرزا کے نکاح میں آنا ! کیا یہ دوسری جزو پوری ہو گئی تھی ؟ نہیں ! تو پھر مرزا کے اپنے اقرار کے مطابق "ہر بد سے بدتر" ہونے میں کیا شبہ رہا ؟ میں نے پوچھا تھا کہ کیا آپ اسی بدترین شخص کے لئے مباہلہ کرنے چلے ہیں ؟ فرمائیے ! یہ الزام ہے ؟ یا ایک ایسا سوال ہے ، جس کے جواب سے آپ کی پوری جماعت عاجز ہے ؟

۳ ــــــ جنگ مقدس کے آخری صفحہ کے حوالہ سے مرزا کا یہ اعلان نقل کیا تھا کہ اگر آتھم پندرہ مہینے کے اندر نہ مرے تو

"میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں ۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے ، روسیاہ کیا جائے ، میرے گلے میں رسّہ ڈال دیا جائے ، مجھ کو پھانسی دیا جائے ..... اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو ، اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی سمجھو ۔"

مرزا اور مرزائی میعاد کے آخری لمحات تک آتھم کے مارنے کی کوشش کرتے رہے ۔ ٹونے ٹوٹکے بھی کئے ، چنے پڑھوا کر اندھے کنوئیں میں ڈلوائے ، دعائیں التجائیں بھی کیں ، میعاد کی آخری رات قادیان میں "یا اللہ ! آتھم مر جائے ، یا اللہ ! آتھم مر جائے" کا شور قیامت برپا رہا ، لیکن اللہ تعالیٰ نے آتھم کو مرنے نہیں دیا ۔ جس کے نتیجہ میں مرزا خود اپنے فتوے کی رو سے "تمام شیطانوں ، بدکاروں اور لعنتیوں سے بڑھ کر لعنتی ثابت ہوا ۔ میں نے پوچھا تھا کہ کیا آپ اسی ذات شریف کے لئے مباہلہ کرنے چلے ہیں ؟ فرمائیے ! میری اس تحریر میں ایک حرف بھی ایسا ہے جس کو غلط الزام کہہ سکیں ؟

۴ ــــــ میں نے مرزا قادیانی اور مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم و مغفور کے درمیان مباہلہ کا حوالہ دیا تھا ۔ جو ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ عید گاہ امرتسر میں ہوا ۔ مولانا مرحوم کا مباہلہ اس امر پر تھا کہ مرزا اور مرزائی سب دجال و کذاب ، کافر و ملحد اور بے ایمان ہیں ۔ (مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی جلد اول صفحہ ۴۲۵)

مرزا نے اپنی وفات سے سات مہینے چوبیس دن پہلے کہا تھا :

"مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے ۔"

(ملفوظات مرزا قادیانی جلد ۹ صفحہ ۴۴۰)

چنانچہ اس اصول کے مطابق مباہلہ کے بعد مرزا ، مولانا مرحوم کی زندگی میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہلاک ہو گیا ۔ اور مولانا مرحوم ، مرزا کے بعد ۹ سال تک بقید حیات رہے ۔ ان کا انتقال ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء کو ہوا ۔ (رئیس قادیان جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ ، تاریخ مرزا صفحہ ۳۰)

آپ نے اپنے خط میں خود لکھا ہے کہ :

"مباہلہ دعا کے ذریعہ معاملہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں لے جانے کا نام ہے ۔"

"مباہلہ دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے فیصلہ طلبی کا نام ہے ۔"

یہ تو ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی عدالت آخری عدالت ہے ۔ اور اس کا فیصلہ بھی دو ٹوک اور قطعی ہوتا ہے کہ اس میں غلطی کا ادنیٰ احتمال بھی نہیں ہو سکتا ۔ خدا تعالیٰ کی عدالت کو نہ ماننا بھی کفر ، اس کی عدالت کے فیصلے سے انحراف کرنا بھی کفر ۔ اور اس کے خلاف "نظر ثانی" کی اپیل کرنا بھی کفر ۔

میں نے لکھا تھا کہ جب مباہلہ ہو چکا ہے اور خدائی عدالت نے اس کا فیصلہ بھی صادر کر دیا ہے کہ مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم کے مقابلے میں مرزا جھوٹا تھا، دجال و کذاب تھا، کافر و مرتد تھا، بے ایمان و ملحد تھا تو آپ نئے مباہلے کے ذریعہ کیا اس خدائی فیصلے کے خلاف اپیل کرنے چلے ہیں؟ کیا میری اس تقریر میں ایک حرف بھی ایسا ہے جسے آپ غلط الزام کہہ سکیں؟ اور میں نے جو سوال اٹھایا کیا پوری امت مرزائیہ مل کر بھی اس کا جواب دے سکتی ہے؟

مرزا طاہر صاحب! اگر آپ خالص دہریے نہیں، اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں تو اس کی عدالت کے فیصلہ پر دل و جان سے صاد کریں اور مرزا کے جھوٹا ہونے کا اعلان کریں ورنہ دنیا یہ سمجھنے پر مجبور ہوگی کہ آپ اپنے دادا کے درج ذیل الفاظ کا مصداق ہیں:

"یہودی لوگ جو مورد لعنت ہو کر بندر اور سور ہو گئے تھے ان کی نسبت بھی تو بعض تفسیروں میں لکھا ہے کہ وہ بظاہر انسان تھے۔ لیکن ان کی باطنی حالت بندروں اور سوروں کی طرح ہو گئی تھی اور حق کے قبول کرنے کی توفیق بکلی ان سے سلب ہو گئی تھی۔ اور مسخ شدہ لوگوں کی یہی تو علامت ہے کہ اگر حق کھل بھی جائے تو اس کو قبول نہیں کر سکتے۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۹۴)

"دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے، مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱)

۵ —— میں نے مرزا کے اشتہار "مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ" کے حوالے سے لکھا تھا کہ مرزا نے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کی کہ یا اللہ! اگر میں سچا ہوں تو مولوی ثناء اللہ کو میری زندگی میں طاعون اور ہیضہ جیسے آسمانی عذاب سے ہلاک کر، اور اگر مولوی ثناء اللہ صاحب سچے ہیں اور میں تیری نظر میں مفسد و کذاب اور مفتری ہوں تو مجھے مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں ہلاک کر دے۔

حق تعالیٰ شانہ نے مرزا کی بددعا کے مطابق یہ فیصلہ صادر فرمایا اور مرزا کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وبائی ہیضہ سے ہلاک کر دیا (حیات ناصر ص ۱۴) اور مولانا مرحوم مرزا کے بعد چالیس برس زندہ رہے۔ اس فیصلہ خداوندی نے ثابت کر دیا کہ مرزا خود اپنے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نظر میں دجال و کذاب اور مفسد و مفتری تھا۔ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ کیا آپ اسی دجال و کذاب اور مفسد و مفتری کے لئے مباہلہ کرنے چلے ہیں؟ فرمایئے! اس تقریر میں ایسا کون سا لفظ ہے، جسے آپ الزام کہہ سکیں؟

یہاں ایک نفیس نکتہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں وہ یہ کہ قرآن کریم میں کفار مکہ کی یہ دعا نقل کی گئی ہے:

اللّٰھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم۔ (الانفال: ۳۲)

ترجمہ: یا اللہ! اگر یہ دین تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا، یا ہم پر کوئی اور دردناک عذاب نازل فرما۔

مشرکین مکہ کی انتہائی بدبختی اور جہل و عناد کا تماشا دیکھئے کہ وہ بارگاہ الٰہی میں یہ دعا نہیں کرتے کہ یا اللہ! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین واقعی تیری طرف سے ہے تو ہمیں اس کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اس کے بجائے وہ یہ دعا کرتے ہیں کہ اگر دین اسلام واقعی دین برحق ہے تو ہم پر پتھروں کی بارش برسا، یا ہمیں کسی اور عذاب سے نیست و نابود کر دے۔

"کہتے ہیں کہ یہ دعا ابوجہل نے (جنگ بدر کو جاتے ہوئے) مکہ سے نکلتے وقت کعبہ کے سامنے کی، آخر جو کچھ مانگا تھا اس کا ایک نمونہ بدر میں دیکھ لیا۔" (تفسیر عثمانی)

ان کفار مکہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا نہیں کرتا کہ یا اللہ! اگر میں تیری نظر میں گمراہ ہوں تو میری اصلاح فرما، اور مجھے توبہ کی توفیق عطا فرما۔ اس کے بجائے یہ بددعا کرتا ہے کہ:

"اگر میں تیری نظر میں مفسد و کذاب اور مفتری ہوں تو مجھے مولانا ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں ہیضہ اور طاعون جیسے آسمانی عذاب سے ہلاک فرما۔"

مرزا کی اس بددعا کو بار بار پڑھئے اور ابوجہل کی بددعا سے اس کا موازنہ کیجئے، دونوں کے درمیان سرمو فرق نظر نہیں آئے گا۔ ابوجہل بھی یہ بددعا کرتا ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے اور ہم جھوٹے ہیں تو ہمیں آسمانی عذاب سے ہلاک فرما، اور مرزا بھی یہی بددعا کرتا ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں اور مولوی ثناء اللہ سچے ہیں تو مجھے ان کی زندگی میں ہلاک فرما، پھر جس طرح ابوجہل کو بدر میں منہ مانگی مراد ملی، اسی طرح مرزا بھی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو منہ مانگی ہلاکت کا نشانہ بنا۔ کیا مرزا طاہر اور ان کی جماعت کے لئے اس میں کچھ عبرت ہے؟

مرزا قادیانی کے ان پانچ واقعات کے بعد میں نے پانچ واقعات آپ کے ابا مرزا محمود کے ذکر کئے تھے۔ ان کے ذکر کرنے سے میرا مقصد یہ بتانا تھا کہ مرزا محمود کو نصف صدی تک مباہلے کا چیلنج دیا جاتا رہا، جو نہ تو مرزا محمود نے قبول کیا اور نہ اس کی ذریت نے۔ یہ نصف صدی کا قرضہ آپ کے ذمہ ہے۔ پہلے یہ قرضہ ادا کیجئے۔ اور حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ ان واقعات کی تردید کیجئے۔ جب آپ اس بھاری قرض سے سبکدوش ہو جائیں تب علمائے امت سے مباہلہ کی بات کیجئے۔ مثل مشہور ہے کہ "چھاج بولے تو بولے چھلنی کیوں بولے جس میں بہتر چھید"۔ مباہلہ کی بات کوئی دوسرا کرے تو کرے، جن کے ذمہ پچاس ساٹھ سال کے مباہلوں کا قرض ہے، اور جو کبھی کسی چیلنج کو قبول کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ آج ان کو بیٹھے بٹھائے کیا سوجھی کہ علمائے امت کو مباہلے کے لئے بلانے نکل گئے؟

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت — دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

۱ —— چنانچہ ۱۹۲۷ء میں مولانا عبدالکریم مباہلہ نے مرزا محمود پر بدکاری کا الزام لگایا، اس نے بار بار مباہلہ کا چیلنج کیا۔ جس کی پاداش میں اس غریب پر قاتلانہ حملہ کرایا گیا، اس کے ساتھی کو قتل کیا گیا۔ اس کا گھر جلایا گیا، اس پر مقدمے کئے گئے۔ اسے قادیان بدر کر دیا گیا۔ لیکن مرزا محمود کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ ان کے مباہلے کے چیلنج کو قبول کرے۔ نہ آج تک مرزا محمود کی ذریت میں سے کسی کو توفیق ہوئی کہ حلف مؤکد بعذاب اٹھا کر اپنے باپ کی پاکدامنی کی شہادت دے۔

۲ —— ۱۹۳۶ء میں مرزا محمود پر یہی الزام عبدالرحمن مصری نے لگایا، اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا گیا۔ اس کے خلاف نقض امن کا مقدمہ دائر کیا گیا۔ اور اس غریب کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر یہ حلفیہ بیان دینا پڑا:

"موجودہ خلیفہ (مرزا محمود) سخت بدچلن ہے۔ یہ تقدس کے پردے میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لئے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے، ان کے ذریعہ معصوم لڑکوں اور لڑکیوں کو قابو کرتا ہے اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے جس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔" (ممتاز احمد فاروقی: فتح حق ص ۲۲)

لیکن مرزا محمود کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ عبدالرحمن مصری کے چیلنج کو قبول کر لیتا۔ اور اس کی تحقیق کے لئے اپنی جماعت ہی کے چند افراد کا کمیشن مقرر کر دیتا۔ نہ آج تک آپ نے حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ اپنے ابا کی پاکدامنی پر شہادت دی۔ مرزا محمود نے مصری کا چیلنج قبول کرنے کے بجائے اسے منافقوں (لاہوری مرزائیوں) کی شرارت قرار دیا۔ اور اپنے خطبہ جمعہ میں ایسے ہی ایک منافق کا خط پڑھ کر سنایا، جس میں لکھا تھا کہ:

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے، اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کر لیا تو اس میں کیا حرج ہے؟" پھر لکھا ہے کہ "ہمیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر اعتراض نہیں۔ کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے (نعوذ باللہ ۔ ناقل) ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔"

مرزا محمود نے یہ پاکیزہ صحیفہ خطبہ جمعہ میں منبر پر پڑھ کر سنایا، اور حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ اس منافق کی تردید کرنے کے بجائے صرف یہ "بے ضرر تبصرہ" کافی سمجھا کہ:

"اس اعتراض سے پتہ لگتا ہے کہ یہ شخص پیغامی طبع (یعنی لاہوری مرزائی) ہے۔" (روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء)

۳ —— ۱۹۵۶ء میں آپ کی جماعت کے چند نوجوانوں نے مرزا محمود کے طلسم سامری کو توڑا، انہوں نے "حقیقت پسند پارٹی" تشکیل دی۔ اس پارٹی نے "تاریخ محمودیت" نامی کتاب شائع کی۔ جس میں ۲۰ قادیانی مردوں اور عورتوں کی مؤکد بعذاب حلفیہ شہادتیں جمع کیں کہ مرزا محمود نہایت بدکردار ہے۔ مرزا محمود کو بیسیوں چیلنج دیئے۔ پھر یہی مضمون متعدد کتابوں میں بار بار دہرایا گیا۔ اور آج تک دہرایا جا رہا ہے۔ لیکن نہ مرزا محمود کو اپنی زندگی میں مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے کا حوصلہ ہوا، نہ آپ نے ان

لوگوں سے مباہلہ کی آج تک جرأت کی۔ ان تمام چیلنجوں کے مقابلہ میں آپ کی خاموشی آپ کے مجرم ضمیر کی شہادت دے رہی ہے۔ ان تمام چیلنجوں کو شیر مادر کی طرح ہضم کرکے آج آپ کس منہ سے علمائے امت کو مباہلہ کی دعوت دینے چلے ہیں ؟

میں نے قصداً اس قصہ کو ۱۹۳۶ء سے شروع کیا، ورنہ کہنے والوں نے یہ بھی کہا ہے اور کچھ غلط نہیں کہا کہ :

"میاں محمود احمد صاحب کے طالب علمی کے زمانے اور نوجوانی کے دنوں میں بھی ان کے چال چلن پر سنگین اور شرمناک الزام لگائے بلکہ خود حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بھی اس سلسلہ میں ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا تھا۔ مگر چار گواہ نہ مل سکنے کی وجہ سے الزام ثابت نہ ہوسکا" (ممتاز احمد فاروقی، فتح حق ص۳)

اور یہ کہ :

"وہ (مرزا محمود) عنفوان شباب میں جنسی بے راہ رویوں میں مبتلا رہا۔ اس پر اس کے باپ نے ایک کمیشن بٹھایا۔ اس کے چار ارکان تھے۔ مولوی نور الدین، خواجہ کمال الدین، مولوی محمد علی اور مولوی شیر علی۔ ان اشخاص کے سامنے اس مجرم کی والدہ نے اپنا دامن پھیلا کر منت سماجت کی، اور ارکان سے کہا کہ اگر اس کے معصیت کار بیٹے پر گرفت ہوئی تو اس کا باپ اسے نکال باہر کرے گا۔ ان لوگوں نے اپنی فقہ کے پردے میں اس مجرم کو بری کردیا۔ یعنی یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ چار گواہ عینی نہیں ہیں۔ اس لئے یہ مستوجب سزا نہیں ٹھہرتا۔ گویا زناکار چار گواہوں کے نہ پیش ہونے سے زانی نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کو اسی مجرم سے سزا دلوائی ......"

(مرزا محمد حسین: فتنۂ انکار ختم نبوت ص۴۹)

۴ —— میں نے آپ کے باپ دادا کی عبرتناک موتوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ سے پوچھا تھا :

"کیا آپ کو مزید کسی سامان عبرت کی ضرورت ہے کہ علمائے امت سے مباہلہ کرنے چلے ہیں ؟"

اور اگر آپ کو اس سے انکار ہو کہ آپ کے باپ دادا کی موت عبرتناک ہوئی تو اس کا تصفیہ کرنے کے لئے میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ :

"کیا آپ یہ دعا کرنے کی جرأت کریں گے کہ آپ کو آپ کے باپ اور دادا جیسی موت نصیب ہو ؟"

آپ نے میرا یہ چیلنج بھی قبول نہیں کیا۔ اور شاید آپ کو اس کی جرأت بھی نہیں ہوگی کہ میرے سوال کا جواب اخباروں میں چھاپ کر دنیا کو ایک نیا تماشہ عبرت دیکھنے کا موقع فراہم کریں۔

۵ —— آخر میں میں نے رفیق محترم مولانا منظور احمد چنیوٹی کی دعوت مباہلہ کا ذکر کیا تھا، وہ آپ کے باپ کی زندگی میں اسے مباہلہ کا چیلنج دیتے رہے، اس کے بعد مرزا ناصر کی زندگی میں، اس کے بعد آپ کو چیلنج دے رہے ہیں۔ وہ جب سے اب تک اپنے مباہلہ کے چیلنج کی سالگرہ مناتے ہیں۔ اور ہر سال مباہلہ کا چیلنج قادیانی لیڈر کے نام رجسٹری کرتے ہیں۔ غالباً ان کا کوئی جلسہ ایسا نہ ہوتا ہوگا جس میں وہ اس چیلنج کو نہ دہرائیں۔ ان کا چیلنج صرف ایک فقرہ ہے، وہ یہ کہ :

"آپ حلف اٹھائیں کہ آپ اور آپ کے ابا کبھی فاعل یا مفعول نہیں رہے"

آپ کے ابا کو، آپ کے بھائی کو اور خود آپ کو بھی اتنی جرأت نہ ہوئی کہ ان کا چیلنج قبول کریں۔ چشم بد دور آپ اسی تقدس مآبی پر علمائے امت کو مباہلہ کی دعوت دینے چلے ہیں ؟

مرزا صاحب ! میں الزامات نہیں دہرا رہا۔ میں ایسے حقائق ذکر کر رہا ہوں جن کا سامنا آپ اور آپ کا خاندان قیامت تک نہیں کرسکتا، میں آفتاب کی طرح چمکتے ہوئے حقائق پیش کر رہا ہوں۔ لیکن آپ کے سیکرٹری صاحب کی آنکھیں خیرہ ہیں، اور وہ مجھے لکھتے ہیں کہ :

"خدا تعالیٰ کے مقدس انسانوں پر آپ نے بے ہودہ الزامات لگانے کی کوشش کی ہے"

العظمت للہ۔ مرزا قادیانی کو تو آپ لوگ نبی معصوم سمجھتے ہی تھے، چنانچہ جب محمد حسین قادیانی نے قادیان کے دار الافتاء سے یہ فتویٰ پوچھا کہ :

"حضرت اقدس (مرزا قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں ؟"

تو قادیان کے مفتی نے ان کو بتایا کہ :

"وہ نبی معصوم ہیں۔ ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں۔ بلکہ موجب رحمت و برکات ہے" (اخبار الحکم قادیان، جلد ۱۱ نمبر ۱۳ مؤرخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء)

اگرچہ خود مرزا قادیانی اپنے معصوم ہونے کا انکار کیا کرتا تھا۔ چنانچہ لکھتا ہے :

"افسوس کہ بٹالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور نہ کسی انسان کو بجز انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے" (کرامات الصادقین ص۵)

لیکن آپ کے سیکرٹری صاحب کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرزا محمود کو بھی معصوم و مقدس سمجھتے ہیں۔ العظمت للہ۔

مجھے اُن کے ان الفاظ پر یاد آیا کہ ڈاکٹر زاہد علی صاحب نے اپنی کتاب "ہمارے اسمٰعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام" میں اسماعیلیوں کے داعی مطلق قاضی نعمان بن محمد کے حوالے سے یہ وصیت نقل کی ہے کہ :

"اگر تو اپنی آنکھوں سے امام کو زنا کرتے، شراب پیتے اور فواحش کا مرتکب ہوتے ہوئے بھی دیکھے تو تو اسے دل اور زبان سے منکر نہ سمجھ اور اس کے درست اور حق ہونے میں کچھ شک نہ کر" (ڈاکٹر زاہد علی: "ہمارے اسمٰعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام" ص۴۶۳)

غالباً آپ کے سیکرٹری صاحب اور ان جیسے دیگر نابالغ قادیانیوں کو بھی یہی تعلیم دی گئی ہے کہ امام خواہ کتنی ہی سیاہ کاریوں میں ملوث ہو اور اسے اپنی آنکھوں سے زنا کرتے ہوئے بھی دیکھو تب بھی اسے مقدس ہی سمجھو، یہی وجہ ہے کہ مرزا محمود کی بدکاریوں پر قادیانیوں کی ایک فوج کی فوج مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ شہادتیں دیتی ہے، اس پر مباہلہ کا چیلنج کرتی ہے۔ اور مرزا کا خاندان اس کے مقابلے میں حلف مؤکد بعذاب سے گریز کرکے ان شہادتوں پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔ لیکن سیکرٹری صاحب کے نزدیک وہ مقدس کے مقدس ہیں، اور مرزا غلام احمد قادیانی کو اللہ تعالیٰ بار بار کے فیصلوں میں دجال، کذاب، کافر و مرتد، روسیاہ، ذلیل، ہر بد سے بدتر اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے بڑھ کر لعنتی ثابت کرتا ہے۔ لیکن سیکرٹری صاحب فرماتے ہیں کہ ان تمام خطابات کے باوجود وہ مقدس تھے۔ یعنی "پیر کامل ہے بس تھوڑا سا بے ایمان ہے"۔

حال ہی میں جناب حافظ بشیر احمد مصری نے آپ کے مباہلہ کا جواب آپ کو بھیجا ہے۔ جس میں آپ کے پورے خاندان کے تقدس کی حلفیہ شہادت دی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

- مرزا غلام احمد کا بڑا لڑکا مرزا محمود بدکار تھا۔ منکوحہ وغیر منکوحہ عورتوں سے زنا کا عادی تھا، خاندان کی محرم عورتیں بھی اس کی ہوس کا نشانہ تھیں۔
- مرزا محمود کے دونوں بھائی مرزا بشیر احمد اور مرزا شریف احمد لواطت کے عادی تھے۔ بالخصوص نو عمر بچے ان کا نشانہ تھے۔
- مرزا محمود کا ماموں میر محمد اسحٰق، لواطت کا عادی تھا اور اسکول کے معصوم بچے اس کا خاص شکار تھے۔
- قادیانی نظام کے بڑے بڑے عہدیدار شہوت پرستی میں اخلاقی بندھنوں سے آزاد تھے یعنی :

"این خانہ ہمہ آفتاب است"

مرزا طاہر صاحب ! آپ ان حقائق کو الزامات کہہ کر نہیں چھوٹ سکتے۔ میرا مقصد یہ تھا کہ جب تک آپ ان خوفناک چیلنجوں سے عہدہ برا نہیں ہوجاتے، اور جب تک اپنے ابا کی پاکدامنی پر ان لوگوں سے مباہلہ نہیں کرلیتے تب تک آپ کو علمائے امت کو مباہلہ کی دعوت دینے سے شرم آنی چاہیئے تھی۔

(۲) آپ کے سیکرٹری صاحب لکھتے ہیں :

"خدا تعالیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جس کی بنیاد حضرت مرزا صاحب نے ۱۸۸۹ء میں رکھی روز بروز ترقی دیتا چلا جارہا ہے۔ اور سعید روحیں جوق در جوق اس مقدس سلسلہ میں داخل ہورہی ہیں۔ مگر آپ جیسے اندھے ابھی تک اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں"

آپ کا سلسلہ کی ترقی کو حقانیت کی دلیل قرار دینا خالص جہل و حماقت ہے۔

اولاً : کسی سلسلہ کی صرف ترقی کو دیکھنا کافی نہیں، بلکہ اس سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ یہ سلسلہ خیر کا ہے یا شر کا ؟ اگر خیر کا ہے تو اس کی ترقی خوشی کی چیز ہے۔ لیکن اگر شر کا سلسلہ ہو تو اس کی ترقی اس

مسرت نہیں، بلکہ حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے استدراج ہے۔ سنت اللہ یہ ہے کہ مجرم لوگوں کو بار بار تنبیہ کی جاتی ہے، لیکن جب بار بار کی تنبیہ کے بعد بھی ان کو عبرت نہیں ہوتی تو استدراج شروع ہو جاتا ہے۔ اور ان کو چند سے ڈھیل دی جاتی ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ○ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ○

"پس تو مجھ کو اور ان کو جو اس کتاب کو جھٹلاتے ہیں، چھوڑ دے (خود سزا دینے کی فکر نہ کر) ہم ان کو درجہ بدرجہ تباہی کی طرف ان طرفوں سے کھینچ لائیں گے، جن کو وہ جانتے بھی نہیں ——— اور میں ان کو ڈھیل دوں گا (یعنی ان کی تباہی کی دعا نہ کر) میری تدبیر بڑی مضبوط ہے (جو آخر ان کو تباہ کرکے رکھ دے گی)۔"

(ترجمہ مرزا محمود، تفسیر صغیر)

نیز ارشاد ہے:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔ (النساء: ۱۱۵)

"اور جو شخص (بھی) ہدایت کے پوری طرح کھل جانے کے بعد اس رسول سے اختلاف ہی کرتا چلا جائے گا اور مومنوں کے طریق کے سوا کسی اور طریق پر چلے گا ہم اسے اسی چیز کے پیچھے لگا دیں گے جس کے پیچھے وہ پڑا ہوا ہے اور اسے جہنم میں ڈالیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔" (مرزا محمود، تفسیر صغیر)

اپنی اس سنت کے مطابق حق تعالیٰ شانہٗ نے قطعی دلائل سے مرزا قادیانی کا دجال و کذاب ہونا بار بار واضح کر دیا۔ اور مرزا محمود کے مصنوعی تقدس کا بھانڈا قادیان اور ربوہ کے چوراہے پر بار بار پھوڑا گیا۔ مختلف قسم کی آفتوں اور ابتلاؤں میں آپ کی جماعت کو ڈالا۔ یہاں تک کہ آپ کے ابا مرزا محمود جیسی بدل کر قادیان سے فرار ہوئے۔ پھر آپ خود خفیہ طور پر پاکستان سے بھاگے اور سیدھے لندن پہنچ کر دم لیا۔ اس کے باوجود اگر آپ لوگوں کو عبرت نہیں ہوتی تو حق تعالیٰ شانہٗ کے استدراج اور ڈھیل کے قانون کے مطابق آپ کو مہلت دی گئی۔ تاکہ اپنے جرائم کا پیمانہ خوب بھر لیں۔ یہی استدراج اور ڈھیل ہے جس کو آپ کے سیکرٹری صاحب سلسلہ کی ترقی سے تعبیر فرماتے ہیں۔ حالانکہ کسی جماعت کی محض عددی ترقی اس کی حقانیت کی دلیل نہیں، کیونکہ اس عالم کا مزاج ہی ایسا رکھا گیا کہ یہاں حق اور باطل دونوں کو پھلنے پھولنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس لئے باطل کی ترقی کو اس کی حقانیت کی دلیل قرار دینا مسخ فطرت کی علامت ہے۔ آج دنیا میں دہریت کو کتنی ترقی ہو رہی ہے؟ اور مشرک قومیں روز بروز کس قدر بڑھ رہی ہیں؟ کیا کوئی عاقل ان کی ترقی کو ان کی حقانیت کی دلیل قرار دے سکتا ہے؟ پس جس طرح دہریت اور لادینیت کی ترقی اس کی حقانیت کی دلیل نہیں، اسی طرح آپ کی جماعت کو بھی کچھ ترقی ہو رہی ہے تو وہ بھی حقانیت کی دلیل نہیں۔ اور کوئی صاحب فہم ان جھوٹے نگینوں کی چمک دمک سے دھوکا نہیں کھا سکتا۔

ثانیاً: آپ کی جماعت کو جس انداز سے ترقی ہوئی اہل بصیرت کے نزدیک وہ خود اس کے باطل ہونے کی کھلی دلیل ہے، ذرا اس پر توجہ فرمائیے کہ آپ کے دادا مرزا قادیانی کا دعویٰ کیا تھا؟ اس کا دعویٰ تھا کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کے آنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ بہت خوب!

آئیے اب یہ دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح علیہ السلام کے کیا کیا کارنامے ذکر فرمائے تھے؟ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار ارشادات میں سے صرف ایک ارشاد آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جس کو آپ کے ابا مرزا محمود نے "حقیقۃ النبوۃ" میں نقل کیا ہے۔ میں ترجمہ بھی مرزا محمود ہی کا نقل کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں۔ اور دین ایک ہوتا ہے اور میں عیسیٰ ابن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں، کیونکہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں، اور وہ نازل ہونے والا ہے۔ پس جب اسے دیکھو تو پہچان لو کہ وہ درمیانہ قامت، سرخی سفیدی ملا ہوا رنگ، زرد کپڑے پہنے ہوئے۔ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔ گو سر پر پانی ہی نہ ڈالا ہو۔ اور صلیب کو توڑ دے گا اور خنزیر کو قتل کر دے گا اور جزیہ ترک کر دے گا۔ اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیگا اس کے زمانہ میں سب مذاہب ہلاک ہو جائیں گے اور صرف اسلام ہی رہ جائے گا۔ اور شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائے بیلوں کے ساتھ، بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے۔ اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے۔ اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے۔ عیسیٰ ابن مریم چالیس سال زمین پر رہیں گے اور پھر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔" (مرزا محمود، حقیقۃ النبوۃ ص ۱۹۲)

کیا مذکورہ بالا صفات میں سے ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں نظر آتی ہے؟ اگر نہیں تو انصاف کیجئے کہ مرزا کیسا مسیح ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمائی ہوئی ایک علامت بھی نہیں پائی جاتی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تمام مذاہب مٹ جائیں گے۔ صرف اسلام باقی رہ جائے گا۔"

ادھر مرزا کے زمانے میں تمام مذاہب تو کیا مٹتے، قادیان کی جو مسجد مرزا کے باپ دادا کے زمانے سے سکھوں کے قبضے میں چلی آتی تھی مرزا اسکو بھی واگزار نہ کرا سکا، اور مرزا کو مرے ہوئے بھی اسی سال ہو چکے ہیں لیکن آپ کی جماعت ابھی دنیا میں "آٹے میں نمک کے برابر" بھی نہیں۔ شاید سکھوں اور چوہڑوں کی تعداد بھی آپ سے زیادہ ہوگی۔ فرمائیے! اس ترقی پر فخر کرنا مسیح موعود کے منصب کا منہ چڑانا نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا یہی غلبہ اسلام تھا جس کا وعدہ "مسیح موعود" کے زمانے سے وابستہ فرمایا گیا تھا؟ اگر ان تمام حقائق سے آنکھیں بند کرکے آپ لوگ نہایت ڈھٹائی سے اپنی نام نہاد ترقی پر فخر کئے جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ:

اذا لم تستحی فاصنع ما شئت

"جب تجھے شرم نہ رہے تو جو چاہے کرتا پھر"

ثالثاً: اور اگر جماعت کے افراد کا بڑھنا ہی حقانیت کی دلیل ہے تو یہ حقانیت عیسائیوں کو آپ سے بڑھ کر حاصل ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی برقدمی سے عیسائیت کو آپ سے بڑھ چڑھ کر ترقی ہوئی۔ مرزا قادیانی کے اپنے ضلع گورداسپور میں ۱۸۹۱ء سے ۱۹۳۱ء تک جو ترقی ہوئی اس کے اعداد و شمار، محمد یاسین بک میں حسب ذیل دیئے ہیں:

۱۸۹۱ء	۲۴۰۰
۱۹۰۱ء	۴۴۷۱
۱۹۱۱ء	۲۳۳۶۵
۱۹۲۱ء	۳۲۸۳۴
۱۹۳۱ء	۴۳۲۴۳

آپ کا روزنامہ الفضل قادیان ۱۹ جون ۱۹۴۱ء کی اشاعت میں بتاتا ہے کہ:

"روزانہ (۲۲۴) مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہو رہے ہیں۔"

گویا اکیاسی ہزار سات سو ساٹھ (۸۱۷۶۰) آدمی سالانہ کے حساب سے صرف ہندوستان میں عیسائیت کی ترقی ہو رہی تھی۔ اگر عیسائی ترقی کی یہی رفتار فرض کی جائے تو ۱۹۴۱ء سے اب تک صرف ہندوستان میں (۴۷۲۴۴۸۰) سینتالیس لاکھ چوبیس ہزار چار سو اسی افراد کا اضافہ ہوا ہوگا یہ ۵۸ سال کی عیسائی ترقی کا صرف "نمونہ" ہے۔

پاکستان میں عیسائی آبادی کے اضافہ کے ہولناک اعداد و شمار وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں، چنانچہ بتایا جاتا ہے کہ:

تقسیم ہند کے وقت ۱۹۴۷ء میں پاکستان (مشرقی و مغربی) کی عیسائی آبادی (۸۰۰۰۰) اسی ہزار تھی۔

۱۹۵۱ء میں صرف مغربی پاکستان میں عیسائی آبادی چار لاکھ ۳۲ ہزار تھی۔

۱۹۶۱ء میں پانچ لاکھ چوراسی ہزار (۵۸۴۰۰۰)

۱۹۷۲ء میں نو لاکھ آٹھ ہزار (۹۰۸۰۰۰)

۱۹۷۶ء میں عیسائی تنظیم کے صدر اور سیکرٹری نے دعویٰ کیا کہ ان کی آبادی پاکستان میں ساٹھ لاکھ ہے۔ ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۹ء تک عیسائیت کو پاکستان میں کتنا فروغ ہوا ہوگا؟ اس کا اندازہ خود کیجئے۔

ابھی کچھ عرصہ پہلے بنگلہ دیش سے اطلاع آئی تھی کہ وہاں پانچ لاکھ افراد مرتد ہوگئے۔ اور انہوں نے عیسائیت قبول کرلی۔ افریقی ممالک کا حال مجھ سے زیادہ آپ کو معلوم ہے۔ وہاں ملکوں کے ملک اور آبادیوں کی آبادیاں مشنریوں کے جال کا شکار بن چکی ہیں۔ ان تمام اعداد و شمار کو سامنے رکھ کر بتایئے کہ کیا آپ کی جماعت کی ترقی کو عیسائیت کی ترقی سے کوئی دور کی نسبت بھی ہے؟ اگر آپ اپنی نام نہاد ترقی کو حقانیت کی دلیل قرار دیتے ہیں تو اس سے کئی سوگنا وزنی دلیل عیسائی اپنی حقانیت پر پیش نہیں کرسکتے؟ اور اگر آپ لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ:

"سعید روحیں جوق در جوق اس مقدس سلسلہ میں داخل ہورہی ہیں مگر آپ جیسے اندھے ابھی تک اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔"

تو کیا عیسائیوں کو آپ سے بڑھ کر یہ کہنے کا حق نہیں کہ:

"سعید روحیں جوق در جوق یسوع مسیح کے مقدس سلسلہ میں داخل ہورہی ہیں، مگر مرزائی اندھے ابھی تک اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔"

اور اگر عیسائیت میں داخل ہونے والے آپ کے نزدیک بھی سعید روحیں نہیں تو ٹھیک اسی دلیل سے یہ کہو نا کہ مرزائیت میں داخل ہونے والے بھی سعید روحیں نہیں بلکہ شقی ازلی ہیں جو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو چھوڑ کر قادیان کے ذابح کے چنگل میں پھنس رہے ہیں اور اسلام جیسی نعمت عظمیٰ کے بجائے قادیانیت جیسی لعنت خرید رہے ہیں۔

رابعاً: عیسائیت کی یہ ترقی جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا، اگرچہ عیسائیت کی حقانیت کی دلیل نہیں، لیکن مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی دلیل ضرور ہے، کیونکہ مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کے زعم میں "کسر صلیب" کا ٹھیکہ لے رکھا تھا، چنانچہ مرزا نے قاضی نذر حسین ایڈیٹر اخبار "قلقل" بجنور کے نام ایک خط میں لکھا تھا:

"...... میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں، پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔

پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ اور وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔" (اخبار بدر قادیان نمبر ۲۹ جلد ۲ صفحہ ۴، ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

مرزا قادیانی کا انجام ساری دنیا نے دیکھ لیا کہ اس کو مرے ہوئے بھی اسی برس ہوگئے۔ مگر اس کے کرنے سے نہ عیسیٰ پرستی کا ستون ٹوٹا، نہ تثلیث کی جگہ توحید پھیلی، نہ عیسائیت کی کوئی روک تھام ہوئی۔ بلکہ معاملہ الٹا ہوا کہ مرزا کے دم قدم سے عیسائیت کو روز افزوں ترقی ہوئی جس کا سلسلہ بڑی شد و مد سے اب تک جاری ہے۔ چنانچہ مرزا کی وصیت کے مطابق ایک صدی سے دنیا یہ گواہی دے رہی ہے۔ اور قیامت تک یہ گواہی دیتی چلی جائے گی کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا، لیکن مرزا طاہر صاحب کی منطق نرالی ہے کہ مرزا قادیانی اگرچہ اپنی وصیت کے مطابق جھوٹا تھا، مگر پھر بھی "مسیح موعود" تھا۔

خامساً: دنیا کو اپنی جماعتی ترقی سے مرعوب کرنے کے لئے آپ حضرات کی یہ تکنیک رہی ہے کہ جماعتی ترقی کے مبالغہ آمیز افسانے تراشے جائیں۔ اور پھر اپنی خود تراشیدہ افسانوی اعداد و شمار کو اپنی حقانیت کی دلیل کے طور پر پیش کیا جائے۔ یہ جھوٹ کی عادت "مرزا قادیانی" سے شروع ہوئی اور آج تک جاری ہے۔ ذرا ملاحظہ کیجئے:

۲۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"چند سال میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ اشخاص نے میری بیعت کی۔"

(تحفۃ الندوہ ص۳)

اس کے تین مہینے بعد جنوری ۱۹۰۳ء میں "جماعت لاکھ سے دو چند یعنی دو لاکھ ہوگئی۔"

(مواہب الرحمٰن ص...)

۱۹۰۵ء میں مرزا سے بیعت کرنے والے قریباً چار لاکھ ہوگئے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص...)

اواخر جنوری ۱۹۰۷ء میں مرزا کو اسکندریہ (مصر) سے کسی "قادیانی گوبلز" کا خط موصول ہوا، جسے مرزا نے اپنے معجزہ کے طور پر پیش کیا، وہ خط یہ تھا:

"لقد کثرت اتباعکم فی ھذا البلاد وصارت عدد الرمل والحصا ولم یبق احد الا وقبل برأیکم واتبع انصارکم۔"

(الاستفتاء ملحقہ حقیقۃ الوحی ص۳۲)

ترجمہ: "تمہارے پیروکار اس ملک میں بہت ہوگئے ہیں۔ اور وہ ریت اور کنکریوں کی تعداد میں ہوگئے ہیں۔ یہاں ایک شخص بھی باقی نہیں رہا جس نے آپ کی رائے پر عمل نہ کیا ہو۔ اور آپ کے مددگاروں کا پیرو نہ ہوگیا ہو۔"

اس خط میں "فی ہذا البلاد" کی ترکیب چغلی کھاتی ہے کہ یہ خط کسی عرب کا نہیں کسی پنجابی کا ہے۔ اگر قادیان کے ٹیچی ٹیچی کی ٹکسال میں نہیں ڈھالا گیا تو ممکن ہے کہ کسی نے اسکندریہ ہی سے یہ گپ قادیان لکھ بھیجی ہو۔ مرزا نے "دیوانہ گفت و ابلہ باور کرد" کے طور پر اس کو بھی اپنا معجزہ بنا لیا ہو۔ بہرحال یہ قادیانی جھوٹ لائق داد ہے۔ ۱۹۰۷ء کے اواخر میں ملک مصر میں قادیانیوں کی تعداد ریت کے ذروں اور کنکریوں کی گنتی کے برابر تھی۔ اور پورے ملک میں ایک فرد بھی ایسا باقی نہیں رہا تھا جس نے قادیانیت کا طوق اپنے گلے میں نہ ڈال لیا ہو۔ نہ جانے بعد میں یہ تعداد کہاں گم ہوگئی کہ اب وہاں ایک قادیانی نہیں ملتا۔

یہ تو مرزا کے زمانے کی جھوٹی افواہیں اور مبالغہ آرائیاں تھیں۔ اب ذرا بعد کا حال دیکھئے!

مقدمہ اخبار مباہلہ (۲۸-۱۹۲۷ء) میں قادیانی گواہوں نے قادیانیوں کی تعداد دس لاکھ بتائی۔

۱۹۳۰ء میں کوکب دری کے قادیانی مؤلف کے مطابق دنیا میں ۲۰ لاکھ قادیانی موجود تھے۔

ستمبر ۱۹۳۲ء میں مناظرہ بھیرہ میں قادیانی مناظر نے قادیانیوں کی تعداد ۵۰ لاکھ بتائی۔ عبد الرحیم درد قادیانی مبلغ نے انگلستان میں مسٹر فلبی کے سامنے بیان کیا کہ پنجاب میں مسلمانوں کی غالب اکثریت قادیانیوں کی ہے۔ اس وقت پنجاب میں ڈیڑھ کروڑ مسلمان تھے۔ اس حساب سے بقول عبد الرحیم درد گویا پنجاب میں ۷۵ لاکھ سے زیادہ قادیانی تھے۔ لیکن ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی سرکاری رپورٹ میں پنجاب میں قادیانیوں کی مجموعی تعداد ۵۵ ہزار نکلی۔ جس میں لاہوری جماعت کے کئی ہزار افراد بھی شامل تھے — مرزا محمود نے سرکاری رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا:

"فرض کرو باقی تمام ہندوستان میں ہماری جماعت کے بیس ہزار فرد رہتے ہیں۔" (قادیانی مذہب طبع پنجم ص۵۱۳)

یعنی پچاس سال کی محنت کا نتیجہ کل ساٹھ ستر ہزار کے درمیان نکلا۔ جسے قادیانی ۵۰ سے ۷۵ لاکھ تک بتاتے تھے۔ یہ رہی آپ کے افسانوی اعداد و شمار کی حقیقت۔

۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ سے بھی آپ لوگ شرمندہ نہیں ہوئے، اور جھوٹے اعداد و شمار بیان کرنے کی عادت نہیں چھوڑی، بلکہ مرعوب کن اعداد و شمار کی افسانہ تراشی کا سلسلہ اس کے بعد بھی بدستور جاری رہا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کے لوگ بیرونی دنیا میں یہ تاثر دیتے تھے کہ پاکستان میں اصل حکومت "امیر المؤمنین مرزا محمود" کی ہے۔ اور پاکستان کے حکمران ان کے نمائندے ہیں۔ یہ ناکارہ افسانہ اتنا پھیلایا گیا کہ یہاں تک پہنچ گیا کہ یہاں قادیانیوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ پاکستان کے تمام لوگ احمدی ہیں۔ اس لئے پاکستان سے جو شخص بھی آئے یہاں کے عوام اسے قادیانی ہی سمجھتے ہیں۔ اور پاکستان سے آنے والے کسی شخص کے بارے میں لوگوں کو بڑی مشکل سے باور کرایا جاتا ہے کہ یہ قادیانی نہیں۔

ابھی چند سال پہلے دعوے کئے جاتے تھے کہ پوری دنیا میں مسلمان ۷۲ کروڑ ہیں اور ہماری تعداد ایک کروڑ ہے۔ پچاس لاکھ پاکستان میں، اور پچاس لاکھ باقی دنیا میں۔ اس طرح ہم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد صادق آتا ہے کہ مسلمانوں کے ۷۲ فرقے جہنمی ہوں گے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا وہ ناجی فرقہ ہم ہیں۔ ۷۳ ملل فرقہ ہے، جس کی تعداد ۷۲ کروڑ کے مقابلہ میں ایک کروڑ ہے۔

لیکن ۱۹۸۱ء کی مردم شماری نے یہ طلسم بھی توڑ دیا، چنانچہ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری رپورٹ کے مطابق پاکستان میں قادیانیوں کی کل تعداد (۱۰۴۲۴۴) ایک لاکھ چار ہزار دو سو چوالیس تھی (روزنامہ جنگ کراچی

۱۰ جولائی ۱۹۸۹ء)۔ اب اگر اتنی ہی تعداد باقی دنیا میں بھی فرض کرلی جائے تو گویا پوری دنیا میں قادیانیوں کی کل تعداد (۲۰۰۰۰۰) دو لاکھ آٹھ ہزار چار سو اٹھاسی ہوئی، جسے آپ ایک کروڑ بتاتے تھے۔ اب سنتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ایک کروڑ پر ایک پچاس لاکھ کا اضافہ کرلیا ہے۔ اور دنیا میں قادیانیوں کی تعداد ڈیڑھ کروڑ بتائی جانے لگی ہے۔ آپ لوگوں کو اطمینان ہے کہ جتنے چاہو مرعوب کن اعداد کے دعوے ہانکتے رہو۔ ان دعووں کو کون چیلنج کرتا ہے، کہتے ہیں کہ کسی گنوار نے کسی پڑھے لکھے سے کہا کہ "بابو جی! تم بڑے پڑھے لکھے بنے پھرتے ہو ذرا یہ تو بتاؤ کہ زمین کا درمیان کہاں ہے؟ جہاں سے زمین ہر طرف سے برابر ہو، پڑھے لکھے بابو نے دل کا اظہار کیا تو گنوار بولا۔ واہ! یہ بات تو مجھ ان پڑھ کو بھی معلوم ہے اور پھر لاٹھی سے ایک دائرہ بنا کر لاٹھی اس کے درمیان گاڑ دی اور کہا کہ یہ زمین کا بیچ ہے، اگر یقین نہ ہو تو چاروں طرف سے پیمائش کرکے دیکھ لو۔"

جس طرح اس گنوار کو یقین تھا کہ اس کے دعوی کو چیلنج کرنے کے لئے زمین کی پیمائش کون کرتا پھرے گا؟ اسی طرح آپ کی جماعت کے لیڈروں کو بھی اطمینان ہے کہ لوگوں کو مرعوب کرنے کے لئے اپنی جماعت کی ترقی کا جتنا چاہو ڈھنڈورا پیٹتے رہو، اور غیر کن اعداد و شمار کے جتنے چاہو دعوے کرتے رہو۔ ان دعووں کو چیلنج کرنے کے لئے دنیا بھر میں قادیانیوں کی مردم شماری کون کرتا پھرے گا؟ بلاشبہ جھوٹی نبوت کی گاڑی اسی قسم کے جھوٹ فریب سے چل سکتی ہے۔ اور جھوٹے پروپیگنڈے پر فخر کرنا جھوٹی نبوت کے پرستاروں ہی کو زیب دیتا ہے۔ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔

سادساً: آپ کی دعوت اور تبلیغ کا طریقہ کار حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت اور ان کے طریقہ تبلیغ سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کی دعوت کے اصول تو اصول باطنیہ سے مطابقت رکھتے ہیں، جن کی تفصیل حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے "تحفہ اثنا عشریہ" میں ذکر فرمائی ہے۔ اور آپ کا طریقہ تبلیغ دور جدید کی عیسائی مشنریوں سے مماثلت رکھتا ہے کہ مشنری اسکول، کالج، ہسپتال اور دیگر ادارے قائم کئے جائیں۔ نوجوانوں کو نوکری چھوکری اور دیگر مادی اغراض کی بنیاد پر دعوت دی جائے۔ لوگوں کو مرعوب کرنے کے لئے مبالغہ آرائی اور پروپیگنڈے سے کام لیا جائے۔ سائنسی ترقی کے حوالے سے لوگوں کو ترغیب دی جائے، وغیرہ وغیرہ۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی مقدس سیرتوں کا مطالعہ کیا جائے تو وہاں ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ نہ وہاں مادی لالچ ہے، نہ دنیوی اغراض کی کشش نظر آتی ہے، نہ پروپیگنڈا کا شور سنائی دیتا ہے۔ وہ حضرات صرف آخرت کی بنیاد پر دعوت دیتے ہیں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی سیرت کا خلاصہ حضرت امام العصر مولانا محمد انور کشمیریؒ نے "خاتم النبیین" کے فقرہ نمبر ۱۳۰ میں ذکر فرمایا ہے۔ اس کا اقتباس قصداً نقل کرتا ہوں، حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں:

"یہاں پہنچ کر انبیاء کرام کی سیرت مقدسہ کا قرآن کریم اور کتب خصائص و سیر سے مطالعہ کرنا چاہئے۔ قرآن حکیم میں جو کچھ ان کے سوال و جواب کے سلسلہ میں آتا ہے اسے بغور پڑھو تو معلوم ہوگا کہ کس طرح ان حضرات کے معاملہ کی بنیاد امور ذیل پر قائم تھی: یعنی توکل و یقین، صبر و استقامت، اولوالعزمی و بلند ہمتی، وقار و کرامت، انابت و انکسار، فضل و اختصاص، یقین کی پختگی اور سینے کی ٹھنڈک، صبح کی طرح انشراح و انبساط، صدق و امانت، مخلوق سے شفقت و رحمت، عفت و عصمت، طہارت و نظافت، رجوع الی اللہ، امور غیب پر اعتماد، ہر حال میں لذات دنیا سے بے رغبتی، اسباب سے کٹ کر حق تعالیٰ شانہ سے وابستگی، سامان دنیا سے بے اتفاقی، مال و دولت سے بے توجہی، علم و عمل کی وراثت جاری کرنا اور مال و متاع کی وراثت جاری نہ کرنا ..... ترک فضول اور اس سے زبان کی حفاظت، ہر حالت اور ہر معاملہ میں حق کا ساتھ دینا اور اس کی پیروی کرنا، ظاہر و باطن کی ایسی موافقت کہ اس میں کبھی بھی خلل اور رخنہ واقع نہ ہو۔ انہیں تمام مقصد کے لئے باطل عذر، فاسد تاویلات اور حیلے بہانے تراشنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جانب خدا کو جانب اغراض پر ترجیح دینا، ادنیٰ خلائق اور شہوتوں سے بے تعلقی اور اعراض، تمام حوادث و پیش آمدہ حالات میں حمد و شکر، یاد حق اور ذکر الٰہی میں ہمہ دم مشغول رہنا، رب العالمین کے زیر عنایت علم لدنی کے ذریعہ فطرت سلیمہ کے مطابق لوگوں کی تعلیم و تربیت کرنا جس میں کسی قسم کی فلسفہ آرائی، اختراع اور تکلف کا شائبہ تک نہ ہو، تسلیم و تفویض، عبدیت کاملہ، انابت، توکل و استقامت شاملہ..... ان حضرات کی زندگی میں دیکھا جاسکتا ہے،

کا راستہ نہیں لیا، اور کیا مجال کہ کفار و جبابرہ کے مقابلہ میں اپنی ایک بات سے بھی تنزل فرمایا ہو، یا فراعنہ کی تخویف و تہدید اور ان کے ہجوم کی بنا پر اپنے راستہ سے انحراف کیا ہو، یا حرص و طمع اور سامان دنیا جمع کرنے کا کوئی دھبہ بھی ان کے دامن تقدس تک پہنچا ہو، یا حرص و ہوا اور حب ماسوا نے کبھی انہیں اپنی طرف کھینچا ہو، اور ممکن نہیں کہ ان کے آپس میں علم و عمل کا اختلاف ہوا ہو، یا ایک دوسرے پر رد و قدح یا ایک دوسرے کی ہجو اور کسر شان کی ہو، ناممکن ہے کہ انہیں اپنے کمالات پر کبھی ناز اور عجب ہو، یا وہ اپنے تمام حالات میں کبھی بھی کبر و تعلی اور نفس کے فریب میں مبتلا ہوں، خلاصہ یہ کہ جو کچھ بھی تھا عطیات ربانیہ سے تھا، انسانی کسب و ریاضت کے دائرے میں نہیں تھا......" (خاتم النبیین اردو ترجمہ ص۲۴۲، ۲۴۳ شائع کردہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان)

آپ کی جماعت میں ان اوصاف کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی۔ آپ کی دعوت اور طریقہ تبلیغ کا حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات سے منحرف ہونا، اہل نظر کے نزدیک آپ کی دعوت کے غلط اور باطل ہونے کی مستقل دلیل ہے۔ لیکن جو حضرات دن کی روشنی میں سیاہ و سفید کے درمیان امتیاز کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے وہ آپ کی دعوت کا انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت سے کیا موازنہ کرسکتے ہیں؟

(۳) آپ کے سیکرٹری صاحب لکھتے ہیں:

"اگر آپ میں ذرہ بھر بھی شرافت ہوتی تو امام جماعت احمدیہ کے مباہلہ کے چیلنج کو سیدھی طرح قبول کرتے، تاکہ دنیا جان لیتی کہ آپ سچے ہیں، اور راہ فرار اختیار کرنے کی نہ سوچتے۔"

آپ نے اس شریفانہ فقرے میں مجھ پر دو فقرے لگائے ہیں، ایک یہ کہ مجھ میں ذرہ بھر شرافت نہیں۔ دوم یہ کہ میں مباہلہ سے راہ فرار اختیار کر رہا ہوں۔ جہاں تک پہلے فقرے کا تعلق ہے، مجھے آنجناب سے سند شرافت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں، اگر آپ مجھے غیر شریف ہونے کا فتویٰ صادر فرماتے ہیں تو مجھے اس کی شکایت نہیں، میں جانتا ہوں کہ آنجناب مرزا قادیانی کی ذریت ہیں اور مرزا قادیانی اپنے مخالفوں کو جن شریفانہ الفاظ سے یاد کرنے کا عادی تھا اس کی ایک مختصر سی فہرست "مغلظات مرزا" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ مرزا قادیانی کے بارے میں اہل تجربہ کا تاثر یہ تھا کہ:

"مناظرہ میں فحش بیانی و سخت کلامی، بدزبانی بلکہ گالی کوسنے کا مرزا جی نے سرکار سے ٹھیکہ لے لیا ہے۔ آپ اس فن کے "جگت استاد" مانے جاتے ہیں۔"

(مغلظات مرزا ص۸)

جس قوم کے پیشوا کے منہ میں ہر وقت "سور، خنزیر" جیسے مقدس الفاظ رہتے ہوں اور جو اپنے مخالفوں کو حرامزادے اور کنجریوں کی اولاد کے الفاظ سے خطاب کرنے کا عادی ہو، ایسے شریف پیشوا کی شریف امت اگر مجھ جیسے ناکاروں کو غیر شریف ہونے کی گالی دے تو یہ گالی بڑی ہلکی پھلکی سمجھی جائے گی۔

مرزا طاہر صاحب! آپ کے دادا نے آپ لوگوں کے بارے میں جو "آئینہ شرافت" پیش کیا ہے میں اس کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں، ذرا اس آئینہ میں منہ دیکھ کر بتائیے کہ آپ میں اور آپ کی جماعت میں شرافت کے کتنے ذرے نظر آتے ہیں؟

اس کی شرح یہ ہے کہ شیخ اکبرؒ نے فصوص الحکم میں نوع انسانی کے آخری مولود کے بارے میں ایک پیشگوئی فرمائی تھی، جس کو آپ کے دادا نے درج ذیل الفاظ میں نقل کیا ہے:

"وعلیٰ قدم شیث یکون آخر مولود یولد من ھذا النوع الانسانی وھو حامل اسرارہ، ولیس بعدہ ولد فی ھذا النوع، فھو خاتم الاولاد، وتولد معہ اخت لہ، فتخرج قبلہ ویخرج بعدھا، یکون رأسہ عند رجلیھا، ویکون مولدہ بالصین، ولغتہ لغۃ بلدہ، ویسری العقم فی الرجال والنساء فیکثر النکاح من غیر ولادۃ، ویدعوھم الی اللہ فلا یجاب۔"

(تریاق القلوب ص۱۵۷)

ترجمہ: "اور اسی نوع انسانی کا جو آخری بچہ پیدا ہوگا وہ شیث علیہ السلام کے قدم پر ہوگا۔ اور وہ حضرت شیث علیہ السلام کے اسرار کا حامل ہوگا۔ اور اس بچے کے بعد اس نوع انسانی میں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔ پس وہ بچہ "خاتم الاولاد" ہوگا۔ اور اس کے ساتھ اس

کی ایک بہن پیدا ہوگی جو اس سے پہلے پیدا ہوگی اور اس بچے کا سر اس لڑکی کے پاؤں سے ملا ہوا ہوگا۔ اس بچے کی پیدائش چین میں ہوگی اور اس کی زبان اس کے شہر کی زبان ہوگی اور (اس بچے کی پیدائش کے بعد مردوں اور عورتوں میں بانجھ پن کی بیماری سرایت کر جائے گی۔ پس نکاح بکثرت ہوں گے مگر اولاد کی پیدائش نہیں ہوگی یہ بچہ بڑا ہو کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیگا، لیکن اس کی دعوت پر کوئی کان نہیں دھرے گا۔"

مرزا قادیانی کی عادت تھی کہ کہیں کوئی پیشگوئی نظر آجاتی اسے جھٹ سے اپنے اوپر ڈھال لیا کرتا تھا چنانچہ شیخ اکبرؒ کی مندرجہ بالا پیشگوئی کے بارے میں مرزا نے کہا کہ یہ پیشگوئی مسیح موعود کے بارے میں ہے۔ اور چونکہ مسیح موعود مرزا ہے، لہٰذا پیشگوئی کا مصداق بھی مرزا ہے۔ اب سوال ہوا کہ پیشگوئی میں تو یہ کہا گیا ہے کہ وہ بچہ نوع انسانی میں "خاتم الاولاد" ہوگا، اس کی پیدائش کے بعد پھر نوع انسانی میں کسی بچے کی ولادت نہیں ہوگی۔ تمام مرد و زن بانجھ ہو جائیں گے۔ چنانچہ نکاح بکثرت ہوں گے مگر اولاد نہیں ہوگی۔ مرزا اس پیشگوئی کا مصداق کیسے ہو سکتا ہے۔ جب کہ مرزا کے بعد بھی نوع انسانی میں توالد و تناسل کا سلسلہ بدستور جاری رہا، اس سوال کو حل کرنے کے لئے مرزا نے اس پیشگوئی میں جو تاویل کی وہ یہ تھی کہ:

"اور پیشگوئی میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ اس کے بعد یعنی اس کے مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم (بانجھ پن کی بیماری) سرایت کرے گی یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے، اور انسانیت حقیقی صفحۂ عالم سے مفقود ہو جائیں گے، وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے، اور نہ حرام کو حرام۔ پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔" (تریاق القلوب ص۱۵۵ طبع اول بحث ۱۵۹)

مرزا قادیانی کی اس تاویل کے مطابق پیشگوئی کا مطلب یہ ہوا کہ مسیح موعود کے مرنے کے بعد نوع انسانی میں جو لوگ پیدا ہوں گے ان میں انسانیت نام کو بھی نہیں ہوگی وہ حیوانوں اور وحشیوں کے مشابہ ہوں گے۔ وہ حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں رکھتے ہوں گے۔ ان پر قیامت قائم ہوگی۔

مرزا طاہر صاحب! میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا، ذرا مرزا قادیانی کے ان الفاظ کے آئینے میں اپنا اور اپنے سیکرٹری صاحب کا چہرہ پہچاننے کی کوشش کیجئے۔ اگر مرزا قادیانی مسیح موعود ہے، اور اگر مسیح موعود کے مرنے کے بعد پیدا ہونے والے حیوان اور وحشی ہیں، ان میں انسانیت نام کو بھی نہیں، بلکہ خالص جانور ہیں، تو آپ اور آپ کی جماعت کے وہ تمام افراد جو مرزا قادیانی کی موت (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) کے بعد پیدا ہوئے ان کی حیثیت خود بخود متعین ہو جاتی ہے۔

مرزا طاہر صاحب! آپ مرزا کو مسیح موعود مان کر انسانیت سے خارج اور حیوانوں اور وحشیوں کی صف میں شامل ہوگئے۔ اب آپ کے سامنے دو ہی راستے ہیں، اگر انسانوں کی صف میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی کے مسیح موعود ہونے کا انکار کر دیجئے اور اگر آپ کو اب بھی مرزا کے مسیح موعود ہونے پر اصرار ہے تو آپ اپنے مسیح موعود کے فتویٰ کے مطابق:

"حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ انسانیت حقیقی آپ میں مفقود ہے، آپ حلال کو حلال اور حرام کو حرام نہیں سمجھتے۔"

کیا ایسے انسان نما جانوروں میں انسانیت و شرافت کا ذرہ ہو سکتا ہے؟ اور ایسے وحشی جن کی نظروں میں حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں، بیوی اور بہو بیٹی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں اگر وہ مجھے یہ طعنہ دیتے ہیں کہ مجھ میں "ذرہ بھر بھی شرافت" نہیں تو ایسے وحشیوں کی بات کا کیوں برا منایا جائے؟

آپ کے سیکرٹری کا دوسرا الزام مجھ پر یہ ہے کہ میں مباہلے سے راہ فرار اختیار کر رہا ہوں۔ جس شخص کی نظر سے میرے وہ الفاظ گزرے ہوں گے، جو میں نے جلی قلم سے لکھوائے تھے وہ آپ کی راست بازی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں نے آپ کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے جلی الفاظ میں لکھا تھا:

آیئے! اس فقیر کے مقابلہ میں میدان مباہلہ میں قدم رکھیئے اور پھر میرے مولائے کریم کی غیرت و جلال اور قہری تجلی کا کھلی آنکھوں تماشا دیکھئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ نجران کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر وہ مباہلہ کے لئے نکل آتے تو ان کے درختوں پر ایک پرندہ بھی زندہ نہ بچتا۔

آیئے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ اُمتی کے مقابلہ میں میدان مباہلہ میں نکل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ایک بار پھر دیکھ لیجئے۔

اس کے بعد میں نے آپ کے فرار کی پیشگوئی کرتے ہوئے لکھا تھا:

"اس ناکارہ کا خیال ہے کہ آپ آگ کے اس سمندر میں کودنا کسی حال میں قبول نہیں کریں گے۔ اپنے باپ دادا کی طرح ذلت کی موت مرنا تو پسند کریں گے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نالائق اُمتی کے مقابلہ میں میدان مباہلہ میں اُترنے کی جرأت نہیں کریں گے۔"

میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری پیشگوئی خود اپنے ہاتھ سے پوری کر دکھائی، اگر آپ میں ذرا بھی غیرت ہوتی تو کم از کم میری پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ہی مباہلہ کے میدان میں کود جاتے۔ لیکن مسیح کذاب کی ذریت میں شخصے صداقت یا ذرہ غیرت کہاں؟ اس کی توقع ہی عبث ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرے مباہلہ کی للکار سے مسیح کذاب کی ذریت پر ایسا لرزہ طاری ہوا کہ میری پیشگوئی کو غلط ثابت کرنے کے لئے بھی ان کی غیرت کو جنبش نہ ہوئی۔ یہ اس ناکارہ و نالائق اُمتی کا کمال نہیں بلکہ میرے نبی صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم (میرے ماں باپ آپ پر قربان) کی صداقت کا اعجاز ہے:

قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

(۴) آپ کے سیکرٹری صاحب لکھتے ہیں:

"مباہلہ دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے فیصلہ طلبی کا نام ہے۔ اور آیت مباہلہ کی رُو سے کسی مخصوص مقام پر فریقین کا اجتماع ضروری نہیں۔ اس لئے آپ کا یہ کہنا کہ فلاں تاریخ کو فلاں وقت مینار پاکستان یا کسی اور جگہ آؤ، سوائے مباہلہ سے فرار کے اور کوئی معنی نہیں رکھتا۔"

یہ تو ابھی اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ مرزا کی ذریت کو میدان مباہلہ میں کون للکار رہا ہے۔ اور میدان مباہلہ سے فرار کون اختیار کر رہا ہے؟ لیکن آپ کی شرم و حیا کی داد دیتا ہوں کہ خود بھاگ رہے ہیں مگر بھاگتے ہوئے یہ شور مچا رہے ہیں کہ "دیکھو بھاگ رہا ہے، بھاگ رہا ہے" عیار چور کا کردار مشہور ہے جب چوری کے دوران گھر والوں کی آنکھ کھل گئی اور وہ "چور چور" پکارنے لگے تو عیار چور نے خود بھی چور چور پکارنا شروع کر دیا تاکہ اس پر چوری کا شبہ نہ کیا جائے اور وہ رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھا کر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو جائے۔ لیکن مرزا طاہر صاحب! اب آپ کی عیاری نہیں چلے گی۔ رات کی تاریکی چھٹ چکی ہے۔ صبح کا اجالا ہو چکا ہے، مسیح کذاب کی باغیرت ذریت کی آواز تو آواز ان کے چہرے بھی صاف پہچانے جا چکے ہیں۔ اب آپ کی "چور چور" کی آواز سے کون احمق دھوکا کھائے گا؟

میں نے قرآن کریم کی آیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک کے حوالے سے لکھا تھا کہ مباہلہ کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں فریق اپنی عورتوں، بچوں اور متعلقین کو لیکر میدان میں نکلیں۔ لیکن آپ کے نئے چولے اس لئے بے سود ٹھہرے کہ آپ کو نہ قرآن پر ایمان ہے، اور نہ صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک پر۔ اس لئے آپ نے مباہلہ کا بھی ایک نیا مفہوم گھڑ لیا۔ مثل مشہور ہے کہ "جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچا کر آنا چاہئے"۔ اس لئے میں آپ کے مسیح کذاب کی تحریروں سے ثابت کرتا ہوں کہ مباہلہ کسے کہتے ہیں؟ اور یہ کہ مباہلہ کے لئے فریقین کا ایک میدان میں جمع ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ ذرا غور سے سنئے!

۱ــــ مرزا قادیانی نے ۱۸۸۶ء میں آریوں کو مباہلہ کی دعوت دیتے ہوئے لکھا:

"اگر کوئی آریہ بجائے اس تمام رسالہ کو پڑھ کر پھر بھی اپنی ضد کو چھوڑنا نہ چاہے اور اپنی کفریات سے باز نہ آوے تو ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے اشارہ پا کر اس کو مباہلہ کی طرف بلاتے ہیں۔" (سرمہ چشم آریہ ص۲۲۰)

"آخر الحیل مباہلہ ہے۔ جس کی طرف ہم پہلے اشارات کر آئے ہیں۔ مباہلہ کے لئے وید خواں ہونا ضروری نہیں، ہاں باتمیز اور ایک نامور آریہ ہونا چاہئے۔ جس

کا اثر دوسروں پر بھی پڑ سکے ..... سو اگر وہ ویدک ان تعلیموں کو، جن کو ہم کسی قدر اس رسالہ میں تحریر کر چکے ہیں، فی الحقیقت صحیح اور سچے سمجھتے ہیں اور ان کے مقابل جو قرآن شریف کے اصول اور تعلیمیں اس رسالہ میں بیان کی گئی ہیں ان کو باطل اور دروغ خیال کرتے ہیں تو اس بارہ میں ہم سے مباہلہ کریں۔ اور کوئی مقام مباہلہ کا برضامندی فریقین قرار پا کر ہم دونوں فریق تاریخ مقررہ پر اس جگہ حاضر ہو جائیں ..... " (سرمہ چشم آریہ ص۲۲۰ ملخصاً)

۲ — ۱۸۹۶ء میں عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دیتے ہوئے مرزا نے لکھا:

" اور ربانی فیصلہ کے لئے طریق یہ ہوگا کہ میرے مقابل پر ایک معزز پادری صاحب جو پادری صاحبان مندرجہ ذیل میں سے منتخب کئے جائیں، میدان مقابلہ کے لئے، جو بتراضی طرفین سے مقرر کیا جائے طیار ہوں، پھر بعد اس کے ہم دونوں معہ اپنی اپنی جماعتوں کے میدان مقررہ میں حاضر ہو جائیں۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کے ساتھ یہ فیصلہ چاہیں کہ ہم دونوں میں سے جو شخص درحقیقت خدا تعالیٰ کی نظر میں کاذب اور مورد غضب ہے۔ خدا تعالیٰ ایک سال میں اس کاذب پر وہ قہر نازل کرے جو اپنی غیرت کی رو سے ہمیشہ کاذب اور مکذب قوموں پر کیا جاتا ہے۔"
(انجام آتھم ص۳۰)

" سو اے پادری صاحبان دیکھو کہ میں اس کام کے لئے کھڑا ہوں، اگر چاہتے ہو کہ خدا کے حکم سے اور خدا کے فیصلے سے سچے اور جھوٹے میں فرق ظاہر ہو جائے تو آؤ، تا ہم ایک میدان میں دعاؤں کے ساتھ جنگ کریں۔ تا جھوٹے کی پردہ دری ہو۔" (انجام آتھم ص۴۲)

" اگر عیسائی لعنت کے لفظ سے متنفر ہیں تو اس لفظ کو جانے دیں۔ بلکہ دونوں فریق یہ دعا کریں کہ یا الٰہ العالمین ..... اے قادر! ان دونوں گروہوں میں اس طرح فیصلہ کر کہ جو ہم دو فریق میں سے جو اس وقت مباہلہ کے میدان میں حاضر ہیں، جو فریق جھوٹے اعتقاد کا پابند ہے اس کو ایک سال کے اندر بڑے عذاب سے ہلاک کر، کیونکہ تمام دنیا کی نجات کے لئے چند آدمی کا مرنا بہتر ہے۔"
(انجام آتھم ص۴۳)

۳ — اکابر علمائے امت کو مباہلہ کی دعوت دیتے ہوئے مرزا لکھتا ہے:

" اب میں پھر اپنے کلام کو اصل مقصد کی طرف رجوع دے کر ان مولوی صاحبوں کا نام ذیل میں درج کرتا ہوں جن کو میں نے مباہلہ کے لئے بلایا ہے، اور میں پھر ان سب کو اللہ جل شانہ کی قسم دیتا ہوں کہ مباہلہ کیلئے تاریخ اور مقام مقرر کر کے جلد مباہلہ کے میدان میں آویں اور اگر نہ آئے اور تکفیر و تکذیب سے باز نہ آئے تو خدا کی لعنت کے نیچے مریں گے۔" (انجام آتھم ص۶۹)

ان عبارتوں کا خلاصہ بچشم عبرت ملاحظہ کیجئے:

(۱) مرزا قادیانی " خدا تعالیٰ سے اشارہ پا کر " آریوں کو میدان مباہلہ میں بلاتا ہے۔
(۲) عیسائیوں کے سامنے " ایک میدان میں جمع ہو کر دعاؤں کے ساتھ جنگ کرنے " کو ربانی فیصلہ قرار دیتا ہے۔
(۳) اور اکابر علمائے امت کو حلف دیتا ہے کہ:

" مباہلہ کے لئے تاریخ اور مقام مقرر کر کے جلد مباہلہ کے میدان میں آ جائیں ورنہ خدا کی لعنت کے نیچے مریں گے۔"

لیکن آپ نہ خدائی اشاروں کو سمجھتے ہیں نہ ربانی فیصلے کو مانتے ہیں نہ آپ کو مرزا کے حلف کی شرم و لحاظ ہے، نہ تاریخ اور مقام مقرر کرتے ہیں اور نہ میدان مباہلہ میں آنے پر آمادہ ہیں، بلکہ بقول مرزا — خدا کی لعنت کے نیچے مرنا چاہتے ہیں۔

اب فرمائیے مباہلہ سے فرار کون کر رہا ہے؟ اور مباہلہ سے فرار کر کے خدا کی لعنت کا مورد کون بن رہا ہے۔ اگر آپ کو قرآن کریم پر ایمان نہیں ہے تو نہ سہی۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل آپ کے لئے حجت نہیں تو اس کو بھی جانے دیجئے۔ لیکن آپ اس لعنت کی موت سے کیسے بچیں گے جو آپ کے دادا مسیح کذاب نے آپ کے لئے تجویز کر دی ہے؟

آج آپ لکھتے ہیں کہ "آیت مباہلہ کی رو سے کسی مخصوص مقام پر فریقین کا اجتماع ضروری نہیں"

لیکن آپ کو کیوں یاد نہیں کہ آپ کے دادا کا قادیانی قرآن، جس کی شان میں " انا انزلناہ قریبا من القادیان " نازل ہوا تھا، (تذکرہ ص) اور جس میں یہ دو آیتیں بھی تھیں:

شاتان تذبحان ○ فبای آلاء ربکما تکذبان ○ (تذکرہ ص)

اسی قادیانی قرآن کی جو چند آیتیں مرزا نے "انجام آتھم" میں نقل کی ہیں، ان میں سے ایک آیت مباہلہ بھی ہے۔ جس کا متن اور ترجمہ مرزا قادیانی نے حسب ذیل دیا ہے:

وقالوا کتاب ممتلیٔ من الکفر والکذب قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنة اللہ علی الکاذبین (ص)

ترجمہ: "اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب کفر اور کذب سے بھری ہوئی ہے۔ ان کو کہہ دے کہ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں، پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔"

آپ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے دادا کے قادیانی قرآن میں بھی مباہلہ کا یہی مفہوم لکھا ہوا ہے جو میں ذکر کر رہا ہوں، یعنی " دو فریقوں کا مع متعلقین کے ایک میدان میں جمع ہو کر یک زبان جھوٹوں پر لعنت کرنا " لیکن آپ کے سیکرٹری صاحب لکھتے ہیں:

" ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ کائنات میں ہر جگہ موجود ہے، اور اس کے قبضہ قدرت سے کوئی جگہ باہر نہیں اور کوئی مقام اس کے تسلط و جبروت سے خالی نہیں اس کی کرسی زمین و آسمان پر محیط ہے۔ اس کو مخاطب کر کے لعنة اللہ علی الکاذبین کہنے میں آپ کو ہچکچاہٹ کیوں ہے۔ اور کیوں فریقین کی موجودگی ضروری ہے؟"

اولاً تو مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ آپ کو نہ خدا پر ایمان ہے۔ نہ رسول پر، نہ قرآن کریم پر، اور نہ مرزا قادیانی پر — اگر اللہ تعالیٰ کی ذات عالی پر آپ کا ایمان ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے فریقین کو میدان مباہلہ کی طرف بلانے کا جو حکم فرمایا تھا آپ اسے منسوخ نہ کرتے اور میدان مباہلہ میں فریقین کے اجتماع کو غیر ضروری قرار دے کر مباہلہ کے مفہوم میں تحریف کا ارتکاب نہ کرتے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کا ایمان ہوتا تو ارشاد خداوندی کی تعمیل میں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس مباہلہ کے لئے باہر تشریف لائے تھے۔ آپ بھی اسی طرح میدان مباہلہ میں نکلتے۔ اگر مرزا قادیانی کی صداقت کا ذرا بھی خیال ہوتا تو کم از کم مرزا کے حلف کی شرم رکھتے۔

ثانیاً: حق تعالیٰ شانہ کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے میں کس کافر کو کلام ہے؟ سوال تو یہ ہے کہ جو معاملہ فریقین کے درمیان طے ہو اس کے لئے ہر دو فریق کا ایک جگہ جمع ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ کیا میاں بیوی کے درمیان لعان ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ دونوں ایک جگہ جمع نہ ہوں؟ کیا زوجین کے درمیان نکاح ہو سکتا ہے جب تک کہ دونوں فریق اصالتاً یا وکالتاً ایک مجلس میں جمع نہ ہوں؟ کیا مقدمہ کا فیصلہ ہو سکتا ہے جب تک کہ دونوں فریق اصالتاً یا وکالتاً عدالت کے کٹہرے میں نہ آئیں؟ اگر مباہلہ بھی دو فریقوں کا عدالت الٰہی سے فیصلہ طلبی کا نام ہے تو اس فیصلہ طلبی کے لئے دونوں فریقوں کا ایک دوسرے کے روبرو اپنے بیانات قلمبند کرانا اور پھر دونوں کا مل کر عدالت الٰہی سے فیصلہ طلب کرنا کیوں ضروری نہیں؟

ثالثاً: یہ تو میں جانتا ہوں کہ قادیانی ہونے کے معنی ہی یہ ہیں کہ آدمی قرآن و حدیث کے مطالب کو اپنی خواہش کے مطابق ڈھالنے لگے چنانچہ بے شمار آیات و احادیث آپ کی تحریف کا تختۂ مشق بن چکی ہیں اور بہت سی اصطلاحات شرعیہ کے مفہومات کو اپنی خواہش کی بھینٹ چڑھایا جا چکا ہے۔ اسی کو الحاد و زندقہ کہا جاتا ہے۔ اور اسی الحاد و زندقہ کا مظاہرہ آپ مباہلہ کی شرعی اصطلاح میں کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کا اعلان یہ ہے کہ اگر مباہلہ کرنا ہے تو دونوں فریقوں کو ان کے متعلقین سمیت میدان مباہلہ میں بلایا جائے پھر دونوں مل کر بارگاہ الٰہی میں گڑگڑائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے جھوٹوں پر لعنت کی درخواست کریں تب

عدالت الٰہی سے فیصلہ صادر ہوگا۔ چنانچہ اوپر آپ کے دادا کے قادیانی قرآن سے بھی آیت مباہلہ کا ترجمہ نقل کر چکا ہوں کہ:

"ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں، پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں"۔

لیکن آپ فرماتے ہیں کہ ہم خدائی عدالت میں حاضر نہیں ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کو فیصلہ کرنا ہے تو ہمارے گھر بیٹھے بیٹھے فیصلہ کردے۔ فرمایئے! کیا یہ خدائی عدالت کی توہین نہیں؟ اور یہ مباہلہ کا مذاق اڑانا نہیں تو اور کیا ہے؟ پھر ستم بالائے ستم یہ کہ آپ دوسروں کو بھی مجبور کرتے ہیں کہ وہ اس مذاق میں آپ کے ساتھ شریک ہوں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

رابعاً: چونکہ آپ پاکستان سے مفرور ہیں، بہت ممکن ہے کہ پاکستان آنے سے آپ کو کوئی جلی یا خفی عذر مانع ہو۔ لہٰذا میں آپ کو پاکستان آنے کی زحمت نہیں دیتا۔ آپ لندن ہی میں مباہلہ کی جگہ اور تاریخ کا اعلان کر دیجئے۔ یہ فقیر اپنے رفقا سمیت وہاں حاضر ہو جائے گا۔ اور اگر قصر خلافت سے باہر قدم رکھنے سے خوف مانع ہے تو چلئے اپنے "قادیانی اسلام آباد" ہی کو میدان مباہلہ قرار دے کر تاریخ کا اعلان کر دیجئے۔ یہ فقیر آپ کے مستقر پر حاضر ہو جائے گا۔ اور جتنے رفقا آپ فرمائیں گے، لاکھ دو لاکھ، دس بیس لاکھ اپنے ساتھ لے آئے گا، خدا اس کی ذمہ داری آپ کو اٹھانی ہوگی۔

میرا مباہلہ اسی نکتہ پر ہوگا، جس پر ایک صدی پہلے مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم و مغفور نے مرزا قادیانی سے مباہلہ کیا، اور جس کے نتیجے میں مرزا قادیانی روسیاہ ہوا تھا۔ یعنی:

"مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیرو، سب دجال و کذاب، کافر و مرتد اور زندیق و بے ایمان ہیں"۔

دیکھئے! اب میں نے آپ کا کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا۔ اب آپ کو آپ کے دادا کے الفاظ میں غیرت دلاتا ہوں کہ:

"آپ کو اللہ جل شانہٗ کی قسم دیتا ہوں کہ مباہلہ کے لئے تاریخ اور مقام مقرر کر کے جلد مباہلہ کے میدان میں آئیں، ورنہ خدا کی لعنت کے نیچے مریں گے"۔

خامساً: آخر میں پھر از راہ خیر خواہی عرض کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی خدائی عدالت میں بار بار جھوٹا ثابت ہو چکا ہے۔ نیا مباہلہ کرنے کے بجائے آپ خدائی عدالت کے پہلے فیصلے کو تسلیم کر کے مرزا کذاب کی پیروی چھوڑ دیں۔ آپ سو بار بھی مباہلہ کریں گے تو نتیجہ وہی رہے گا۔ ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ مرنے سے پہلے قادیانی عقائد سے توبہ کر کے حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں۔

میں آپ کو اور آپ کی جماعت کو حق تعالیٰ شانہٗ سے ہدایت طلبی کا آسان طریقہ بتاتا ہوں۔ وہ یہ کہ رات کو سونے سے پہلے ۳۱۳ مرتبہ درود شریف پڑھ کر تنہائی میں حق تعالیٰ شانہٗ سے رو رو کر دعا کریں کہ:

یا اللہ! تیری رحمت کا واسطہ! اپنے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں گمراہی سے نکلنے کی توفیق عطا فرما۔ اور اب تک ہم سے جتنی اعتقادی و عملی غلطیاں ہوئی ہیں ان کو معاف فرما۔

اگر آپ میں سے کسی نے صدق دل سے میری اس تدبیر پر عمل کیا تو ان شاء اللہ اس پر ہدایت کا دروازہ ضرور کھلے گا۔

سبحانک اللّٰھم وبحمدک، اشہد ان لا الٰہ الا انت، استغفرک واتوب الیک۔ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون، وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

عہدِ نبوی ﷺ کے پانچ کذاب اور ان کا عبرتناک انجام

مولانا عبدالرشید حنیف، جھنگ صدر۔

ابولہب نام عبدالعزیٰ، کنیت ابو عتبہ، "ابولہب" کا معنی "شعلے کا باپ"، نہایت خوبصورت حسین، گورا دراز زلفوں کے نام سے معروف تھا، رشتہ میں خاتم الانبیاء "المعصوم" صلی اللہ علیہ وسلم کا سگا چچا تھا۔

منکر ختم نبوت کائنات ارضی میں ابولہب پہلا بدبخت ہاشمی ہے جس نے حدیث کا انکار کیا، دعوت توحید کا انکاری، اور معاند، جس چوک اور گلی میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم توحید کا وعظ اور دعوت پیش کرتے وہاں دوسرے روز صبح کے رد عمل میں اپنا منشور کا رد دعوت پیش کرتا، حتیٰ کہ اس کا گھر بیٹھ گیا "ذو المجاز" چوک میں عموماً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرماتے اور یہ شخص اپنی ابولہبی کے شرارے پیش کرتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "لا الٰہ الا اللہ" کی دعوت نہایت حقانیت امانت اور صداقت کے انداز میں پیش فرماتے اس سلسلے میں درپیش مشکلات کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتے!

کوہ فاران پر جب آپ نے "انذر عشیرتک الاقربین" کی مجلس میں توحید کا وعظ فرمایا تو اس شخص نے ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا پورا مجمع آپ کو "صادق اور امین" کے نام سے یاد کر رہا ہے اور یہ شخص اپنے بغض اور عناد کی وجہ سے پتھر اٹھائے کھڑا ہے اور زبان سے یوں گویا ہو رہا ہے "الھذا جمعتنا" کیا اسی کام کی خاطر تو نے ہمیں اکٹھا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے "تبت یدا ابی لھب وتب" کا پیغام دیا گیا جو تا قیام قیامت اس منکر ختم نبوت کی بدبختی کی تصویر ہے۔

وجہ عناد ایک بار ابو طالب (عبدالمناف) ابولہب دونوں کسی جھگڑا بات پر الجھ پڑے نوبت ایں جا رسید کہ ابولہب نے ابوطالب کو چت گرا دیا اور اس کے سینہ پر چڑھ گیا اچانک ادھر سے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی تشریف لائے اس منظر کو دیکھتے ہی آپ نے ابولہب کا بازو پکڑا ابوطالب کو اس کے پنجہ سے آزاد کرا دیا۔ ابولہب گویا ہوا "کلا ناعمک" ہم دونوں تیرے چچا ہیں؟ ترجیح کی وجہ کیوں؟ آپ نے جواباً فرمایا ابوطالب مظلوم تھا اس کی امداد ضروری تھی؟ ابولہب نے جواباً کہا اب میں تازندگی تیری مخالفت کرتا رہوں گا دیکھوں گا کون میرا مقابلہ کرتا ہے۔ اس ضد کے تحت ابولہب نے جہنم خریدی جنت کو ناپسند کرتا رہا۔

بحوالہ الفتح الباری

انجام ختم نبوت کے اس کذاب کا انجام یہ ہوا چیچک (چیچک) کی مرض میں کئی سال مبتلا رہا بالآخر گندی موت مرا "اس کی لاش کو سوڈان کے چماروں نے بانس پر باندھا اور اسے ایک گڑھے میں پھینکا ربانی وعدہ تبت یدا ابی لہب وتب من و عن پورا ہو گیا"۔ تھا منکر ختم نبوت کا انجام!

دوسرا کذاب

عتیبہ ہاشمی خاندان کا فرزند ابولہب کا

صاحبزادہ، جناب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب میں "ابن عم" چچا زاد بھائی "عرب کے اصول کے تحت آپ نے اپنی بیٹی کا رشتہ دیا اس ظالم نے طلاق اپنے باپ کے حکم پر دے دی۔"

سفر شام عروہ بن زبیر کے بیان کے مطابق جب بغرض تجارت "شام" کے سفر میں روانہ ہونے لگے تو عتبہ نے کہا کہ میں سفر سے پہلے "اللہ کے نبی کو برا بھلا کہہ کر آپ کو روحانی اذیت پہنچا آؤں" بالآخر عتبہ آپ سے یوں گویا ہوا "ثم دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ" (قریب ہوا پھر قریب ہو۔ دو کمانوں سے قریب تر تھی) اسی آیت کا مذاق اڑایا۔ ان کلمات اور قرآنی آیات پر مذاق سے آپ کو شدید ترین دکھ ہوا" آپ نے عتبہ کی ہرزہ سرائی قرآن کے متعلق اور مسئلہ معراج کے مذاق، اور جبرائیل امین کی توہین پر یوں بددعا کر دی "اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک یا اللہ اس پر کوئی کتا اپنے کتوں سے مسلط کر دے"

اس بددعا کی رپورٹ عتبہ نے اپنے باپ ابولہب کو دی" تو ابولہب نے سنتے ہی یوں کہا بیٹا اب مجھے تیری جان کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے! اس علامیہ کے بعد بیٹے سے بولا" محتاط رہنا! چنانچہ ہم شام پہنچ گئے۔ ایک پادری کے گرجا کے پاس ہم نے پڑاؤ ڈالا" پادری نے ہم سے کہا کہ اس علاقہ میں شیر بکریوں کی طرح گھومتے ہیں۔ ذرا خیال رکھنا

شام سے اس قافلہ نے تجارتی سامان خرید اور واپسی روانگی کا پروگرام بنایا۔ ابولہب کے ذہن میں بددعا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوش تازہ بتازہ تھے" تجار اور ہم اپنوں سے کہنے لگا، بھائیو تم اس قدر و منزلت سے خوب آگاہ ہو اور میرے بوڑھاپے کا بھی تمہیں احساس ہونا چاہیئے! اللہ کی قسم مجھے اپنے فرزند کی جان کا خطرہ "محمدؐ" نے بددعا کر دی ہے۔

اب میری درخواست کے تحت سارا ساز و سامان ایک جگہ اونچا ڈھیر لگا دو" اور خود بیچ اس کے ارد گرد بستر جما لو" اور اسے اس ڈھیر پر لٹا دو" تاکہ میرے بچے کی جان بچ جائے چنانچہ حسب درخواست ایسا ہی کیا گیا ایک شیر آیا اس نے سب سونے والوں کے منہ سونگھے جب اسے اپنا شکار نہ ملا وہ وثب علی کو ثب" وہ ڈھیر پر چڑھ گیا۔ "رض راس عتبہ"۔ عتبہ کا سر کچل دیا۔ اس پر ابولہب گویا ہوا مجھے پہلے ہی علم تھا کہ میرا بچہ نہیں بچ سکے گا۔ (تفسیر ابن کثیر تفسیر سورۃ نجم)

انجام عتبہ ختم نبوت" کی اہانت کے باعث سر زمین سفر میں بددعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر ایک شیر کا شکار بن گیا۔ ابولہب کے تمام سہارے تنکے ثابت ہوئے دونوں باپ و بیٹا نبوت کے حسب و نسب کی شراکت کے باوجود اللہ کی گرفت سے نہ بچ سکے، کیونکہ یہ دونوں کذاب "عقیدہ ختم نبوت" کے انکاری تھے اور خدا کی توحید کے باغی۔

تیسرا کذاب

ایک نصرانی جس کا نام مجہول ہے بعض نے عبد اللہ بن خطل بعض نے عبد اللہ بن ابی سرح، بعض کے خیال میں نام معلوم نہیں، صحیح بات یہی ہے اس کے نام کا ذکر احادیث میں نہیں ملتا۔ یہ شخص عقیدۃً عیسائی تھا لہٰذا اس نے اسلام قبول کر لیا" یہ شخص بعدہ "کاتب وحی" بنا لیا گیا بوجہ اس کے حسن اسلام کے" اس نے سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران بھی پڑھ لی تھی مشرکین اور عیسائیوں کی پشت پناہی سے اسلام سے مرتد ہو گیا" اس نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ "ما یدری محمد الا ما کتبت لہ" جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا علم ہے

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

مطب صدیقی

قائم شدہ ۱۹۳۰ء

حکیم ظہور احمد صدیقی

○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹

اوقات مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر موسم گرما ۷ تا ۱۲ – ۵ تا ۸ موسم سرما ۹ تا ۲ – ۵ تا ۷

○ غرباء کیلئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

جو بھی میں لکھ رہا ہوں وہ اسے بیان کر دیتے ہیں" جب اس نے یہ زہریلا پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اسکی بات پہنچی تو سنتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ان الارض لاتقبلہ" اسے زمین قبول نہ کرے گی"۔

انجام اس زہریلے پروپیگنڈے کے بعد اس نے فرار کی راہ اختیار کر کے اہل کتاب اور مشرکین کی پناہ میں آگیا "چند روز بعد قصم اللہ عنقہ" اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن توڑ دی یعنی موت کی زد میں آگیا" حافظ ابن حجر عسقلانی کے خیال کے مطابق بحوالہ صحیح مسلم یہ شخص "بنو نجار" قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا"

فتح الباری صفحہ ۴۲

ان لوگوں نے اسے زمین میں دفن کیا لیکن زمین نے اسے باہر پھینک دیا تو یہودیوں نے الزام لگایا۔ "ھذا فعل محمد واصحابہ" کہ اس لاش کو جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے اصحابؓ" اس کی قبر سے باہر پھینک دیتے ہیں کئی بار ایسا ہوا۔ بالآخر انہوں نے اسے دفن کیا مگر اس کی شکل کی جب بھی قبر نے اسے قبول نہ کیا۔ قبر کیسے قبول کرتی جبکہ آپؐ نے فرما دیا ہے کہ اسے زمین قبول نہ کرے گی! بالآخر انہوں نے اسے ایسے ہی بے گور چھوڑ دیا۔ ختم نبوت کی توہین کی یہ سزا اس مجرم کو ملی"۔ صحیح بخاری ۱۲۰ صفحہ ۱۱

اس واقعہ کے عینی گواہ ابو طلحہ انصاری ہیں جنہوں نے اس کی لاش کو بے گور زمین پر دیکھا ہے یہ ہے انجام عقیدہ ختم نبوت کے انکاری کا! مشکوٰۃ باب المعجزات صفحہ ۵۴۳

چوتھا کذاب

اسود عنسی عبہلہ بن کعب نامی جو اسود کے نام سے مشہور تھا۔ لقب ذو خمار رکھتا تھا اس کا عقیدہ تھا کہ اس کے پاس ذو خمار دوحی لاتا ہے بزعم ان الذی یاتیہ ذو الخمار صنعا شہر کا باسی تھا" اس شہر کا دوسرا نام کہف حنان" تھا۔ البدایہ والنھایہ ج ۶ صفحہ ۳۰۷

بنو عبس قبیلہ سے اس کا تعلق تھا اس نے نبوت کا دعویٰ کیا یہ شخص اپنے جھوٹے دعوے کے باوجود کامیاب رہا پورے صنعا شہر میں اس کا غلغلہ تھا۔ اور اپنے چیلا پر نازاں تھا۔

اس کے دو شیطان ایک کا نام سحیق دوسرے کا نام شقیق تھا اس کے یہ شیطان اسے لوگوں کے امور سے باخبر رکھتے تھے چنانچہ صنعا شہر کا عامل باذان مقرر کردہ جناب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو سے اس کے شیطان نے اطلاع دی کہ باذان در صنعا فوت ہو گیا ہے۔ شیطان کی اس خبر کے رد عمل میں اسود نے اپنی قوم کی قوت سے صنعا شہر پر قبضہ جما لیا باذان کی بیوہ سے شادی رچالی۔

دادویہ وفیروز" نامی افراد کی کاوش شاتہ سے انہوں نے اسود کا یوں سر قلم کر ڈالا" اس کی بیوی نے اسے شراب نوشی کرائی جس میں وہ دھت ہو گیا جبکہ اس کے مکان پر ایک ہزار پہرہ دار موجود تھے۔ فیروز نے اس کے مکان میں نقب زنی کی تختی کر فیروز اور اس کے دیگر افراد اس کے مکان میں گھس گئے فیروز نے اس کا سر کاٹ ڈالا اور اسے جہنم رسید کر دیا

(فتح الباری ج ۸ صفحہ ۹۳")

اس طریقے سے مرزبانہ کو اس کے گھر سے نکال لیا اور اس کا عمدہ ترین سامان بھی بعدہ اس کے قتل کی اطلاع مدینہ میں دے دی گئی۔ یہ خبر اس وقت مدینہ پہنچی جس روز صبح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا جا رہا تھا اس کے قتل کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے چوبیس گھنٹے پہلے بذریعہ وحی صحابہ کرام کو دے دی تھی" صنعا سے یہ خبر مدینہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہنچائی گئی۔!

اس کی کرامت بجانت میں لکھا ہے کہ یہ اپنے چہرہ کو ہمیشہ ڈھانپ کر رکھا کرتا تھا ایک بار اس کا گدھا پھسل گیا اس نے دعویٰ کر دیا کہ دیکھو میرا گدھا مجھے سجدہ کر رہا "عثر الحمار فادعی انہ سجدلہ"۔ در فتح الباری ج ۸ صفحہ ۹۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی یہ کذاب واصل جہنم ہوا۔

اسود عنسی صنعانی مدعی نبوت اور اس کا قاتل فیروز صنعانی تھا" یعنی مدعی نبوت صنعانی اور قاتل بھی صنعانی

پانچواں کذاب

مسیلمہ کذاب اہل صنعا یمنی اور یمامی مسلمان تھے اور اسلام کے سرگرم اور فدائی کارکن تھے اسلام کی ترویج اور اشاعت میں پیش پیش تھے ان کا ایمان حکمت اور دانائی سے بھرپور تھا جب اس علاقہ میں دو کذاب صنعا میں اور یمامہ "مسیلمہ کذاب" نے اپنی قومی قوت کا مظاہرہ کیا اس کا قوم بنو حنیفہ نے اپنے قریبی بھائی مسیلمہ کا بھرپور ساتھ دیا پوری قوم ان کے عقیدہ میں مبہوت اور فریفتہ ہو گئی ان کے اقوال سے فریب زدہ ہو گئی اور اسلام سے برگشتہ ہو گئی جبکہ انہوں نے اپنی کرامات اور عجیب دعاوی کیئے یہ شخص انہیں دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گیا۔

اس کا مرکز مدینہ میں کیسا بنت حارث کا گھر تھا یہ اس کی زوجہ تھی جب بنو حنیفہ کا وفد آتا تو وہ اس جگہ رہائش پذیر ہوتے یہ گھر "دار الوفود" کے نام سے مشہور تھا مسیلمہ کی بھی مدینہ میں آمد و رفت رہتی تھی اصل رہائش یمامہ میں رکھتا تھا ان دنوں اس کی بیوی اس کے ہمراہ تھی" بحوالہ فتح الباری ج ۸ صفحہ ۹۳"

انجام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر مسیلمہ کذاب نے اپنی من مانی کا مظاہرہ کیا۔ اسلامی شعائر کی توہین اسلامی ارکان کا انکار یمامہ میں حالات سنگین ہو گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جھوٹے نبی کی تمام تر سازشوں کو بے نقاب کیا اور مجاہدین

کو اس کی سرکوبی پر مامور کیا مسلمانوں کا عقیدۂ ختم نبوت سے لیس یہ لشکر جب یمامہ پہنچا یہ شخص اپنے باغ میں روپوش ہوگیا اسلام کے سرخیل وحشی یعنی حبشی اس کے باغ میں گھس گیا بڑے حکیمانہ انداز میں لے جا کر واصلِ جہنم کر دینے کے بعد اعلان کر دیا۔ حاضرین میں نے اپنی زندگی میں اسلام کے جرنیل حمزہؓ کو شہید کیا تھا آج مجھے فخر ہے کہ میں نے اسلام کے باغی جرنیل جھوٹے نبی کو جہنم رسید کر دیا ہے۔

"خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کے یہ پانچ کذاب ہیں جن کا انجام قرآن و حدیث کے اوراق میں محفوظ ہے۔ موخر الذکر دو اسود اور مسیلمہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان اقدس سے "کذاب" کی سند سے نوازا اور ان کے انجام کی خبر سے بھی مطلع کر دیا جو کچھ آپ نے اپنی لسان وحی سے فرمایا تھا من و عن ایسا ہی ہوا اس حدیث کو یوں نقل کیا گیا ہے۔

مجھے خواب میں دو شخص دکھائے گئے میرے دونوں ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن پہنائے گئے میں نے ان دو کنگنوں سے گھبراہٹ اور کراہت محسوس کی میں نے ان دونوں میں پھونک ماری تو وہ کافور ہو گئے میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ یہ دو کذاب ہیں جن کا ظہور ہوگا!

باقی صفحہ ۴۰ پر

معلم کامل صلی اللہ علیہ وسلم

سید فاروق ندیم چنار، آزاد کشمیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ۵

(اس بات کی حقیقت میں کوئی گنجائش نہیں کہ اللہ کے رسول کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے)

جس وقت یہ دنیا قائم ہوئی اور اس میں انسان آباد ہوا تو اسی لمحہ سے اس حیوان ناطق کو انسان کامل بنانے کے لئے بڑے نامور معلم پیدا ہوئے جن کے علم و حکمت سے اقوام عالم نے ادب و اخلاق کے ایسے ایسے سبق سیکھے کہ ہزاروں برس گزر جانے کے بعد اب تک ان سے استفادہ کیا جا رہا ہے لیکن ان علم و حکمت کے معلموں میں جو اعلیٰ مقام آخری معلم کامل کو حاصل ہے وہ کسی کو بھی حاصل نہیں کیوں کہ آنحضرت کی تعلیمات احکامات خداوندی اور کتاب و حکمت دونوں سے مزین ہیں۔

عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ حضور اکرم اعلان رسالت کے بعد انسانیت کے لئے اپنی حیات طیبہ کو معیار بنا کر پیش کرتے ہیں لیکن اگر آپ سیرت نبی کا مطالعہ کریں تو آپ جان لیں گے کہ حضور کی ساری زندگی بچپن سے لے کر عالم جاودانی کی روانگی کا ایک ایک لمحہ اسوۂ حسنہ ہے۔

آپ کا بچپن یہ ہے کہ عدل و انصاف کا جو معیار پیش کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا میں مبعوث کئے گئے تھے بچپن میں بھی عدل و انصاف کی اس کسوٹی پر رحمت عالم پورے اترے چنانچہ آپ کی رضاعی مادر محترمہ حضرت حلیمہ سعدیہؓ رحمت عالم کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں جب آپ اللہ کے رسول کی حیثیت سے مسند رسالت پر تشریف فرما ہیں عرض کرتی ہیں کہ اے اللہ کے رسولؐ آپ کے بچپن کا ایک واقعہ ہر وقت میرے ذہن میں رہتا ہے اور میں اس سلسلے میں آپ سے ایک وضاحت طلب کرنا چاہتی ہوں آپ جب بچپن میں دودھ پیا کرتے تھے تو آپ نے ہمیشہ دایاں حصہ ہی دودھ پیا میں نے بہت کوشش کی مگر پھر بھی آپ نے کبھی بائیں حصہ سے

زیب جیولرز
شادی بیاہ کے موقع پر زیورات خریدنے کیلئے
تشریف لائیں
زیب النساء اسٹریٹ کراچی
فون: 515455

دودھ قبول نہیں کیا اس کی کیا وجہ تھی ....؟

سرکار دوعالمؐ نے فرمایا کہ انہیں دنوں آپ کا سگا بیٹا عبداللہ جو میرا رضاعی بھائی تھا وہ بھی تو دودھ پیا کرتا تھا اللہ کی منشا یہ ہوئی کہ دائیں حصہ سے میں دودھ پیا کروں اور بائیں حصہ سے میرا بھائی عبداللہ دودھ پیا کرے تو مشیت ایزدی کے مطابق ہمارے لئے یہ ترتیب طے ہو گئی حلیمہؓ نے عرض کیا کہ عبداللہ تو کبھی کبھی دائیں حصہ سے بھی دودھ پیا کرتا تھا آپ نے کبھی بائیں حصہ سے دودھ نہیں پیا تھا۔

حضور انورؐ نے فرمایا حلیمہ میں دنیا کو عدل و انصاف کا سبق دینے کے لئے آیا ہوں اگر میں بھی اپنے بھائی کے حصہ سے دودھ پی لیتا تو شاید دنیا والوں میں سے کوئی کہتا کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتا وہ دنیا کو کیا عدل و انصاف کا سبق دے گا عدل و انصاف کا جو تصور میں نے دنیا کے سامنے پیش کرنا تھا حق تعالیٰ نے بچپن میں بھی مجھے اس پر قائم رکھا۔

ایک صحابی نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ حضورؐ کے اخلاق کیا ہیں۔ فرمایا۔ کیا آپ نے قرآن کا مطالعہ نہیں کیا....! جو کچھ قرآن کریم میں الفاظ کی صورت میں ہے وہی صاحب قرآن کی سیرت میں ہے۔

جوانی جس کے متعلق سوسائٹی کا خیال ہے کہ دیوانی ہوتی ہے لیکن آج بھی محمد عربی کی بے داغ جوانی ایک روشن مثال ہے رحمت عالمؐ کی جوانی کا ایک درخشاں پہلو... مکہ کے ایک بڑے گھرانے میں شادی کا اہتمام تھا رقص و سرور اور رعنائی شو ہونے والا تھا مشہور گلوکار اور ناچنے والے آئے ہوئے تھے ہم عمر نوجوان حضور اکرمؐ کے پاس آئے اور کہا کہ محمدؐ ہم بھی جائیں گے اور آپ کو بھی لے جائیں گے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جہاں ناچ گانے کا پروگرام ہو وہاں میرا ذوق گوارا نہیں کرتا کہ میں وہاں جاؤں نوجوانوں نے اصرار کیا کرم تو آپ کو ضرور دے جائیں گے رحمت دوعالمؐ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھ پر کرم کیا وہ اصرار کرتے رہے اور میں انکار کرتا رہا اسی دوران مجھ پر نیند طاری ہو گئی نوجوانوں نے سوچا کہ شاید یہ بہانہ ہو رہا ہے چونکہ جانا نہیں چاہتے اب سونا شروع کر دیا ہے ہم بھی اٹھا کر لے جائیں گے سرور کائناتؐ نے فرمایا کہ اللہ نے میرا وزن اتنا بڑھا دیا کہ سب زور لگا لگا کر تھک گئے مجھے اٹھا کر لے جانا تو کجا وہ تو ہلا بھی نہ سکے رحمت عالم جب پندرہ برس کے تھے تو آپ قریش اور بنو ہوازن کے درمیان ہونے والی جنگ میں بھی حصہ لیا جو حرب فجار کے نام سے مشہور ہے لیکن آنحضرتؐ کا عملی حصہ اس لڑائی میں کیا تھا اس کے متعلق خود فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچاؤں کو وہ تیر دیتا جاتا جو دشمنوں کی طرف سے پھینکے جاتے جنگ و جدل سے حضور اکرمؐ کو فطری نفرت تھی خون ریزی آپ کی افتاد طبع کے خلاف تھی معاندانہ عمل سے بڑھ کر اور کسی قسم کی شرکت آپ کو گوارہ نہیں تھی اسی طرح غریب نوازی اور مظلوم پروری آپ کی گھٹی میں پڑی تھی اور آئندہ چل کر آپ دنیا میں جو انقلاب رحمت لانے والے تھے اس کے اساسی اصولوں میں مظلوم کی حمایت اور ظالم کی مخالفت خصوصی اہمیت رکھتی تھی ارشاد باری تعالیٰ ہے

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین ہ

"ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

بیروت کے ایک نصرانی صحافی نے دنیا کے اہل علم کو دعوت دی کہ اپنی اپنی پسند کے کردار ملاحظہ ہو دنیا بھر سے ہر رائٹر نے اپنے فکری آئیڈیل اور اس کی شخصیت پر قلم اٹھایا کسی نے لقمان کی دانائی کو موضوع بنایا تو کسی نے سکندر کی فتوحات کا ذکر کیا کسی نے ارسطو کے فلسفہ پر تو کسی نے شکسپیئر کی ڈرامہ نگاری پر کسی نے نوشیروان کے عدل پر طبع آزمائی کی تو کسی نے لینن، کارل مارکس، لنکن اور جارج واشنگٹن پر قلم اٹھایا ایک مسلمان صحافی نے بھی رحمت عالمؐ کی سیرت طیبہ کا ایک حصہ جو فتح مکہ سے متعلق تھا لکھ بھیجا تمام مضامین کے تجزیہ کے بعد اس عیسائی اخبار نویس نے جو فیصلہ کن ایڈیٹوریل لکھا اس میں اس نے اعتراف کیا کہ ساری دنیا کے فلسفی دانشور، معلم اور سیاسی لیڈر و فاتح اپنے اندر اگر کوئی خوبی رکھتے تھے تو وہ محدود ہے ان کی صلاحیتیں قوم و ملک یا رنگ و نسل کے لئے مخصوص ہیں لیکن ایک ایسا قائد اور معلم کہ جس کا پیغام آفاقی اور جس کا انقلاب عالمگیر اور جس کی شخصیت پوری دنیا کے لئے موجب خیر و برکت ہو وہ صرف اور صرف اسلام کا قائد اعظم محمد عربیؐ ہے۔

فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعد نے عسکری ترنگ میں یہ نعرہ بلند کیا کہ۔

الیوم یوم الملحمہ آج کے دن خوب تصادم اور ٹکراؤ ہو گا۔ کل تمہاری تلوار تھی ہمارے گلے تھے آج تمہاری گردنیں اور ہماری تلواریں ہوں گی۔ ماضی تمہارا تھا اور حال ہمارا ہے۔

حبیب خدا نے برجستہ فرمایا کہ نہیں الیوم یوم المرحمہ آج عفو و درگزر کا دن ہے مکہ کی ماؤں سے کہہ دو کہ تمہاری مامتا نہیں لوٹی جائیگی مکہ کی بہنوں سے کہہ دو کہ تمہاری آبرو کی حفاظت کی جائے گی مکہ کی بیٹیوں سے کہہ دو کہ محمدؐ تمہارے سر سے چادریں اتارنے کے لئے نہیں بلکہ اتری ہوئی چادروں کو پہنانے آیا ہے آج میں تمہارے لئے وہی جذبات رکھتا ہوں جو یوسفؑ کے اپنے بھائیوں کے لئے تھے آج میں تمہیں تمہارے ماضی کے مظالم پر شرمندہ بھی نہیں کروں گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

کا عملی نمونہ تمام صحابہ کرامؓ کے سامنے پیش کیا جس کی بدولت ۲۳ سال کی قلیل مدت میں اہل عرب کی جہالت اور بربریت کی کایا پلٹ کر قیامت تک آنے والی نسلوں کیلئے نمونہ بنا دیا ہے جو لوٹ کھسوٹ، چوری، زنا، دختر کشی قتل و غارت

سود خوری، شراب نوشی، سفاکی و سنگدلی اور نسبی تعصب میں ضرب المثل تھے حضورؐ کی اعلیٰ تعلیمات نے اس قوم کو مکارم اخلاق کی بلندیوں پر پہنچا دیا اور ایک ایسی امت تیار کی جس کے بارے میں خالق کائنات نے فرمایا۔

کنتم خیر امۃ

معاشرے میں دوسرے لوگوں کے حقوق کو احسن طریقے سے سرانجام دینا ہی حسن خلق ہے آنحضرتؐ کے ان ہی اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے دشمن بھی آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپ کو اپنے نام کی بجائے الصادق و الامین پکارنے پر مجبور ہوگئے سرکار دو عالم کا ارشاد ہے کہ مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ اگر کوئی شخص مجھ پر ظلم کرے تو میں اسے طاقت رکھنے کے باوجود معاف کردوں جو مجھ سے قطع تعلق کرے میں اس کو ملاؤں اور جو محروم رکھے اسے عطا کروں۔ جب غزوہ احد میں آنحضورؐ کے دندان اقدس شہید ہونے تو صحابہؓ نے دشمنان اسلام کے لئے بد دعائی استدعا کی تو آپ نے فرمایا کہ میں لعنت اور بد دعا کے لئے نہیں بھیجا گیا بلکہ لوگوں کو راہ حق دکھلانے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

اسلام کی دوسری تعلیمات کی طرح اس کی اخلاقی تعلیم بھی مکمل ہے جب کہ دوسرے مذاہب باطلہ کی اخلاقی تعلیمات صرف ایک قوم یا زمانے تک محدود ہیں اسلامی اخلاقیات کی ایک خوبی جو اسے دوسروں پر فوقیت دیتی ہے اس کے معلم کا وہ عظیم اسلوب تعلیم ہے جس کی مثال تاریخ انسانی میں نہیں ملتی اور وہ یہ ہے کہ آنحضورؐ نے اپنے قول کے ساتھ عمل کو اتنے مکمل طریقے سے ملایا ہے کہ آپ کی ذات مبارکہ قرآن کی جیتی جاگتی اور چلتی پھرتی تفسیر بن گئی تھی آپ کے اخلاق کو صرف مسلمانوں ہی نے اجاگر نہیں کیا بلکہ مستشرقین نے بھی یہ اقرار کیا ہے کہ ہادیٔ برحق ہی وہ واحد شخصیت ہیں جو کہ اخلاق حسنہ کے آخری اور اعلیٰ مقام پر فائز ہیں آنحضورؐ کا ہر عمل اخلاق کا اعلیٰ نمونہ تھا اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ نمونہ ہر حالت میں ہمارے پیش نظر ہونا چاہئے اسی میں ہم سب کی کامیابی ہے۔

(بقیہ) پانچ کذاب

ان کا ظہور جلد کافر ہو جائیگا" (صحیح بخاری)

اسلامی جذبات اور احساسات رکھنے والوں کو زنادقہ اور مرتدین پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئے۔ عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی ایقان اور ایمان کی منزل صادق ہے۔ اللہ توفیق دے" (آمین)

مخیر حضرات متوجہ ہوں

زیر تعمیر مدرسہ خلیلیہ رشیدیہ

حضرت الحاج قاری حافظ محمد خلیل صاحب دہلوی

سرپرست مدرسہ ہذا

قاری حافظ محمد عبد الرشید صاحب (مہتمم مدرسہ ہذا)

نوٹ: یہ مدرسہ خلیلیہ ایک چھوٹے سے مکان میں ۱۹۷۳ء سے جاری ہے جس سے حفظ و ناظرہ پڑھ کر فارغ ہوچکے ہیں مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس مدرسے کو وسیع پیمانے پر چلانے کے لیے ہمارے ساتھ تعاون کیا جائے ــ اس سلسلے میں ہم نے تقریباً تین سو گز کے پلاٹ میں کچھ رقم دی ہے اس کے علاوہ اس کا تقریباً نو سو گز کا رقبہ موجود ہے۔ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں تو ہم بڑے پیمانے پر مدرسہ چلا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو علم دین حاصل کرنے اور علم کی خدمت میں اخلاص و استقامت کیساتھ اپنی جان و مال وقف کرنے کی توفیق مرحمت فرمادیں۔ (آمین)

مجلس مشاورت: ۱۔ جناب مولانا محمد جمیل صاحب ۲۔ حافظ محمد اصغر صاحب ۳۔ جناب حافظ محمد اکبر صاحب ۴۔ جناب حاجی محمد اشرف صاحب ۵۔ جناب محمد فاروق صاحب ۶۔ جناب محمد انور صاحب ۷۔ جناب حاجی سید شمشاد علی صاحب ۸ جناب محمود احمد خان صاحب ۹۔ جناب عزیز احمد خان صاحب ۱۰۔ جناب مرزا ولی احمد بیگ صاحب ۱۱۔ جناب محمد سلیم صاحب ۱۲۔ جناب محمد اقبال صاحب۔

رابطہ کیلئے خط و کتابت کا پتہ: مکان نمبر ۸۴/اے کورنگی نمبر ۶ مارکیٹ کراچی نمبر ۳۱ (کرنٹ یو بی ایل) (بینک اکاؤنٹ نمبر ۱۴۹-۵-۰م) یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ ناندھی نمبر ۶ برانچ

مہتمم قاری حافظ محمد عبد الرشید قاضی نکاح رجسٹرار کورنگی نمبر ۶ کراچی ۳۱

والدین کی خدمت میں عظمت ہے

مرسلہ: اللہ دتہ انجم دارے والا

معاشرے میں انسان کو جن ہستیوں سے سب سے زیادہ محبت ہے وہ والدین ہیں دنیا میں والدین کی ذات ہی ایسی ذات ہے جو اپنی راحت و آسائش اولاد کی راحت پر قربان کر دیتی ہے انسانیت کا وجود خدا کے بعد والدین ہی کا مرہون منت ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے حقوق کا ذکر اپنے حق کے ساتھ فرمایا ہے

ان اشکرلی ولوالدیک

ترجمہ۔ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے بعد والدین کا درجہ تمام رشتوں میں سب سے بڑا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

وبالوالدین احسانا

ترجمہ۔ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو

ماں باپ میں بھی ماں کا حق زیادہ رکھا گیا ہے عورت کی فطری کمزوری بیماری، حمل اور وضع حمل کے بعد بچوں کی پرورش و تربیت وغیرہ کی تکلیفوں کو ہنسی خوشی برداشت کرنا ہی ماں کی بڑائی اور باپ کے حق سے اس کے حقوق مقدم ہونے کی دلیل ہے۔

شریعت محمدی نے اپنی تعلیم میں بلند سے بلند مرتبہ ماں کو دیا۔ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا کون مستحق ہے ارشاد ہوا کہ تیری ماں پھر پوچھا تو فرمایا تیری ماں تیسری مرتبہ پھر عرض کیا تو ارشاد ہوا کہ تیری ماں چوتھی مرتبہ پوچھا تو فرمایا تیرا باپ۔

جب ماں دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے ہاتھ پھیلاتی ہے تو اس وقت ماں اور خدا کے درمیان کوئی وقفہ نہیں ہوتا اور اولاد کے لئے جو کچھ مانگتی ہے خدا اسے سنتا اور قبول فرماتا ہے ماں اس کائنات میں سب سے بڑی سچائی ہے آسمان پر خدا ہے اور زمین پر ماں ہے کبھی کبھی ماں کے توسط سے خدا مل جاتا ہے اسی لئے ہمیں ماں کی بددعا سے بچنا چاہیے۔

بقول سلطان صلاح الدین ایوبیؒ وہ بدقسمت ہے جسے ماں کی بددعا ملے حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے گیا ہوں کیا اب میں اُس کے حق سے بری الذمہ ہو گیا ہوں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے پیدا ہونے میں جس قدر اسے تکلیف ہوئی شاید یہ اُن میں ایک کا بدلہ ہو سکے۔

الغرض جنت بھی ماں کے قدموں میں ہے

فرمان باری تعالیٰ ہے

فلا تقل لهما اف

ترجمہ۔ تو ان سے اُف بھی نہ کہنا جب اللہ تعالیٰ نے والدین کے سامنے اف تک کہنے سے منع فرمایا ہے تو اس سے زیادہ گستاخی تو تصور میں بھی نہیں لائی جا سکتی والدین کے سامنے ہمیشہ عاجزی اور نیاز مندی سے جھک جانا چاہیے جیسے خادم اپنے آقا کے ساتھ پیش آتا ہے ساری زندگی خواہ جتنی بھی والدین کی خدمت گزاری کی جائے پھر بھی یہی کہنا چاہیے کہ میں خدمت کا حق ادا نہ کر سکا اس لئے میری کوتاہیوں کو معاف فرما دیجئے والدین کی جتنی بھی خدمت کی جائے اتنی ہی کم ہے بلکہ ان کی زندگی اور ان کی وفات کے بعد ان کے حق میں دعا کیجئے والدین کے لئے دعا کرنا اسوۂ انبیاء ہے قرآن پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر ہے جو انہوں نے اپنے والدین کے لئے کیں حدیث پاک میں ہے کہ بعد موت کے مرنے والے کا درجہ بلند کیا جاتا ہے اور وہ کہتا ہے اے پروردگار یہ کیوں ہوا اُسے بتایا جاتا ہے کہ تیرے فرزند نے تیری مغفرت کی دعا کی ہے۔

انسان کو ہمیشہ یہی سوچنا چاہیے کہ ایک دن اس نے بھی ضعیف ہونا ہے اور اُسے بھی اولاد کا محتاج ہونا پڑے گا اور یہی خیال والدین کی خدمت گزاری پر زیادہ آمادہ کرے گا ماں باپ دادا، دادی جن کی یہ اولاد ہیں اُن میں سے کسی کا نام لیکر پکارنا ممنوع و مکروہ ہے اور خلاف ادب بھی اور محرومی و بے برکتی کا موجب بھی ہے۔

حدیث میں ہے کہ یہ بات کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے فرمایا ہاں اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے

ایک اور حدیث میں ہے کہ جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ والدین کا فرمانبردار ہے تو اُس کے لئے صبح ہی سے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ والدین کی نافرمانی کرتا ہے ان کے حقوق ادا نہیں کرتا

اس کے لئے صبح ہی سے جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے ایک شخص نے عرض کی کہ اس کے والدین اگرچہ اس پر ظلم کرتے ہوں فرمایا اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں۔ اگرچہ ظلم کریں۔

پروردگار کی خوشنودی باپ کی خوشنودی ہے پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناخوشی ہے۔

ابن ماجہ نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والدین کا اولاد پر کیا حق ہے فرمایا وہ دونوں تیری دوزخ، جنت ہیں یعنی اُن کو راضی رکھنے پر جنت ملے گی اور ناراض رکھنے پر دوزخ ملے گی

بیہقی نے شعب الایمان میں ابوبکرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جتنے گناہ ہیں اُن میں سے جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے سوائے والدین کی نافرمانی کے کہ اس کی سزا زندگی میں موت سے پہلے دے دی جاتی ہے۔

طبرانی وحاکم نے روایت کی ہے کہ خداوند تعالیٰ نے سات آسمانوں سے لعنت کی اس پر جو والدین کی نافرمانی کرے۔

مروی ہے کہ والدین کا نافرمان جب دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُسے دبوچ (غضب سے) ایسا دباتی ہے کہ اس کی پسلیاں ادھر سے اُدھر ہو جاتی ہیں۔

مروی ہے کہ شب معراج میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گزر ایک جماعت پر ہوا تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ لوگ آگ کی شاخوں میں باندھ کر لٹکا دیئے گئے ہیں فرمایا جبریل یہ کون ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے والدین کو سخت سست کہتے تھے۔

قرآن و احادیث میں بارہا تاکید کی گئی ہے کہ والدین کی اطاعت کرو لیکن اگر والدین مشرک ہوں تو پھر بھی اطاعت والدین لازم ہے؟ تو جواب اس بارے میں یہ ہے کہ

فلا تطعهما - ان کا کہنا نہ مان

اب حکم اطاعت ساقط ہو جائے گا کیونکہ اب ان کی اطاعت خالق کائنات کی نافرمانی ہوگی۔

البتہ یہ حکم اب بھی قائم ہوگا کہ۔

صاحبهما فی الدنیا معروفا

ترجمہ۔ دنیا میں اچھی طرح اُن کا ساتھ دو اللہ تعالیٰ کو یہ بھی پسند نہیں کہ اگر والدین مشرک ہیں تو اُن کے ساتھ ناروا سلوک رکھو اور انہیں دنیاوی معاملات میں تکلیف پہنچاؤ بلکہ ان کے ساتھ دنیاوی معاملات میں حسن سلوک سے پیش آؤ اور تحمل مزاجی سے

باقی صفحہ (۲۷) پر

مکتوب برطانیہ

● شاتم رسولؐ کے خلاف زبردست مظاہرے
● گریجویٹس کے افسوسناک نتائج
● کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری ۔

حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

بدنام زمانہ کتاب شیطانک ورسز اور اس کا بدبخت مصنف مسٹر سلمان رشدی کے خلاف پورے عالم اسلام میں ایک شدید احتجاج و ہیجان جاری ہے برطانیہ کے ہر شہر اور ہر محلے میں جلوس اور مظاہرے ہو رہے ہیں۔ تمام ممالک اسلامیہ نے اس کتاب پر پابندی لگادی اسی کے ساتھ انڈیا اور ساؤتھ افریقہ میں بھی پابندی لگ چکی ہے عرب ممالک میں مسٹر سلمان رشدی کی نہ صرف یہ کتاب بلکہ اس کتاب کے ناشر پینگوئن بک لمیٹڈ کی تمام مطبوعات پر بھی پابندی کے احکامات جاری ہو رہے ہیں جس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ جب تک یہ گستاخانہ کتاب برطانیہ میں حکومتی سطح پر ضبط نہیں کی جاتی اہل اسلام کا مطالبہ اور احتجاج برابر جاری رہے گا مسلمان اپنے دین کی بے عزتی تو درکنار اس کے خلاف ایک لفظ سننا بھی گوارا نہیں کر سکتے۔

مسٹر سلمان رشدی نے اس ناول میں حضرات انبیاء کرام صحابہ کرام امہات المومنین خصوصاً سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں جو گستاخانہ جملے لکھے ہیں وہ کسی مسلمان کے لئے قابل برداشت نہیں اس بدبخت نے تاریخ کا چہرہ مسخ کر کے جھوٹ فریب اور کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے اسلام اور پیغمبر اسلام کی ایک بھیانک تصویر پیش کرنے کی کوشش کی (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور اعداء نے اسلام کی صف میں شامل ہو کر اہل اسلام کے خلاف ایک بدبختانہ پروپیگنڈہ کرنے میں برابر مصروف و مشغول ہے۔

مسٹر رشدی شاید بدبختی سے یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ برطانیہ کے مسلمانوں کا خون سفید ہو چکا ہے جس طرح عیسائی اقوام کا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف یہاں جو لکھوا سکی جاتی ہے مذاق اڑایا جاتا ہے غلط تصویر پیش کی جاتی ہے غلط سلط عقائد منسوب کئے جاتے ہیں حتیٰ کہ لڑکا لڑکی یا لڑکی کا شوشہ چھوڑا جاتا ہے مگر اس قوم میں کوئی نہیں جو اس بدزبان کا نوٹس لے اور نبی کی عزت و حرمت کے لئے میدان عمل میں اتر آئے۔

مسٹر رشدی کی یہ سب سے بڑی بھول ہے اس نے مسلمانوں کو عیسائیوں پر قیاس کر لیا وہ نہیں جانتا کہ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو ایک معرکے کے لئے بلایا تو ان کی قوم نے کہا۔

فاذهب انت وربك فقاتلا انا
ههنا قاعدون ۔

اے موسیٰ تو اور تیرا رب جا کر لڑو ہم تو یہاں آرام سے بیٹھیں گے مگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے ایسے جاں سپاری کے پیکر کہہ دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ہمیں سمندر میں چھلانگ لگانے کا حکم دے دیں آگ میں کود جانے کا ارشاد فرمائیں تو ہم کیا اپنے اہل و عیال سمیت سب کود کر چلے جائیں گے اور اپنی جان کو قربان کرتے ہوئے بھی یہی کہیں گے کہ ع

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

تاریخ اسلام ایسے واقعات سے بھری ہے۔

مسٹر سلمان رشدی یہ نہیں جانتا کہ مسلمان گو عملی طور پر کتنا ہی پیچھے کیوں نہ ہو لیکن جب بات سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آجائے تو یہی مسلمان صف اول میں کھڑا نظر آتا ہے اپنی جان کا نذرانہ سب سے پہلے پیش کرنا چاہتا ہے یورپ میں بسنے والا مسلمان گو عملاً کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو لیکن دنیا نے یہ منظر دیکھا کہ اس موضوع پر مسلمانوں نے جو عظیم کارنامہ انجام دیا ہے وہ کسی طرح بھولا نہیں جا سکتا اور اعدائے اسلام پر بھی یہ واضح ہو چکا ہے کہ مسلمان اپنے محبوب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کے لئے اپنی پیاری سے پیاری چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور مسلمانان برطانیہ کے تعاون سے ۲۸ جنوری کو سب سے بڑا اور تاریخی مظاہرہ لندن میں ہوا جس میں ہر مکتبہ فکر کے لوگوں نے شامل ہو کر جذبہ ایمان کا مظاہرہ کیا اور بتلا دیا کہ ۔

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

اس تاریخی مظاہرے کا اہتمام اسلامک ڈیفنس کونسل لندن نے کیا جس کے روح رواں ماہنامہ الفرقان لکھنؤ کے سابق مدیر حضرت مولانا عتیق الرحمٰن صاحب سنبھلی مدظلہ ہیں آپ نے اپنی ضعیفی کے باوجود پورے لندن کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کامیاب جدوجہد فرمائی آپ کے ہمراہ حضرت مولانا اسماعیل لوہار (مقیم لندن) تھے ان حضرات نے انفرادی و اجتماعی طور پر ملاقاتیں کیں مسلمانوں کو اس اہم کام کی جانب متوجہ فرمایا اس طرح آپ کے رفقاء اور دیگر اسلامی تنظیموں بالخصوص مرکزی جمعیت علماء برطانیہ۔ عالمی مجلس ختم نبوت اسلامک اکیڈمی مانچسٹر (دارالعلوم بری) اور دیگر حضرات بھی اس جہاد میں برابر

معروف دشنول ہیں مسٹر رشدی کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے اور وکلاء کی معرفت سمن جاری کرا دیا گیا ہے (ملت ۱۷ جنوری ۱۹۸۹ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مسلمانانِ برطانیہ کے پرزور احتجاج کی بنا پر برطانیہ کے سب سے بڑے اور معروف کتب فروش ڈبلیو ایچ اسمتھ نے (جس نے پہلے انکار کر دیا تھا) اب اپنی ۴۳۰ دکانوں سے چند منٹوں کے ساتھ یہ کتاب اٹھا لی ہے اسی طرح یہ کتاب سال کی بہترین کتاب کے اعزاز حاصل کرنے کے طور پر بڑی مشہور ہو چکی تھی باعث گردی گئی تھی اور اعدائے اسلام کی پوری کوشش بلکہ سازش تھی کہ اس کتاب کو سال کی بہترین کتاب ہونے کا اعزاز و انعام مل جائے لیکن اہلِ اسلام کے پرزور مطالبہ اور شدید احتجاج نے اعدائے اسلام کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا اور اس کتاب کو انعام سے محروم کر دیا گیا ہے۔

ان سب کے باوجود مسلمانانِ برطانیہ پورے ذوق و شوق اور عزم و ہمت کے ساتھ اس بات کے لئے میدانِ عمل میں اتر چکے ہیں کہ مسٹر رشدی کو لامحالہ معذرت کرنا ہو گی اور کتاب واپس لینا ہوگی اور اگر اس نے انکار کر دیا تو پھر اس کا انجام بڑا ہی خطرناک ہوگا۔

علاوہ ازیں حکومت برطانیہ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ اس مسئلے پر سنجیدگی سے کام لے مذہبی طور پر بھی اور عقلی طور پر بھی مسلمانوں کا مطالبہ جائز اور حق بجانب ہے اور وہ مطالبہ ہے کتاب کی ضبطی کیونکہ اگر ملکہ برطانیہ یا وزیراعظم کے خلاف کوئی بکواس کرے تو اس کی سرزنش کی جاتی ہے معافی کا مطالبہ کیا جاتا ہے اپنے الفاظ واپس لینے پر مجبور کیا جاتا ہے تو کیا ہم مسلمان اس بات کو برداشت کر سکتے ہیں کہ اپنے محبوب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گستاخانہ کتاب دیکھ کر بھی خاموش رہیں معافی کا مطالبہ نہ کریں اپنے الفاظ واپس لینے پر مجبور نہ کریں نہیں ہرگز نہیں یہ ہمارا حق ہے ایمانی حق ہے جائز مطالبہ ہے جس کا پورا کرنا حکومت برطانیہ کی اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔

اور اگر حکومت برطانیہ نے اس جانب توجہ نہ دی تو مسلمان اس بات کو سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف ایک باقاعدہ منصوبہ اور منظم کوشش ہے جس کا مقصد اسلام اور اہلِ اسلام کی توہین ہے تو پھر یاد رکھئے آپ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ آپ نے اس ذاتِ گرامی پر ہاتھ اٹھایا ہے جس پر ہاتھ اٹھانا آج تک کسی کو راس نہیں آیا ہے اور تاریخ اس کی شاہد عدل ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

محمد اقبال رنگونی۔

* یوں تو سب کچھ ہو مگر ... روزنامہ جنگ لندن نے ۱۷ جنوری کی اشاعت میں ایک افسوسناک خبر دی کہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن نے ملک میں گرتے ہوئے تعلیمی معیار پر نہایت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے سفارش کی ہے کہ سی ایس ایس کے امتحان میں امیدواروں کی کامیابی کے نمبروں کا تناسب ۳۳ فیصد کے بجائے ۴۰ فیصد کر دیا جائے۔ سینیٹ کے اجلاس میں فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی جو سالانہ رپورٹ پیش کی گئی ہے اس کے مطابق ۹۰ فیصد امیدوار کلمہ طیبہ تک صحیح نہ لکھ سکے اور اسلامیات کے امتحان میں وہ کوئی ایک آیت یا حدیث بھی صحیح طور پر نہ لکھ پائے۔

یہ اعداد و شمار اور افسوسناک حالت برطانیہ، امریکہ، فرانس کے نہیں بلکہ اس مملکت کے ہیں جس کی بنیاد ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اٹھائی گئی ہے ہر جگہ لکھا اور پڑھا جاتا ہے پوسٹروں کو چسپاں کیا جاتا ہے دھواں دھار تقاریر کی جاتی ہیں کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ۔ مگر انتہائی افسوسناک امر یہ ہے کہ ان نوجوانوں اور امیدواروں کو کلمہ طیبہ تک صحیح لکھنا نہ آ سکا ہمارے معاشرے میں ہمارے خاندانوں میں اس بات کا بہت ہی خیال رکھا جاتا ہے کہ ہمارا نوجوان ایم اے پی ایچ ڈی ضرور کرے اس کے لئے لاکھوں کے اخراجات بھی برداشت کرنے پڑ جائیں تو قابلِ صد قبول بلکہ احسان سمجھتے ہیں۔ امریکی اور یورپی تعلیم گاہوں میں بھیجنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے مگر اس بات کی قطعی پرواہ نہیں ہوتی کہ ہمارا نوجوان ضروریاتِ دین سے بھی واقف ہے یا نہیں؟ پاکی ناپاکی کے مسائل بھی جانتا ہے یا نہیں؟ کلمہ طیبہ اس کو یاد ہے بھی یا نہیں؟

کاش کہ ہم اپنے نوجوانوں کو یورپ اور امریکہ بھیجنے سے پہلے مسلمان بنائیں انہیں اسلامی عقائد سے واقف کرا دیں تاکہ وہ غیروں میں ذلت سے محفوظ ہو جائیں ورنہ دین و دنیا دونوں میں تباہی ہوئی ہے۔

کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

امریکی طیارہ پان ایم تباہ کیا ہوا کہ برطانوی چوروں کے لئے چوری کا دروازہ کھل گیا۔ طیارے کی تباہی کے دو چار دن بعد ہی تباہ شدہ امریکی طیارے کے پرزے، مسافروں کی نقدی اور سامان چوری کرنے والے چار افراد کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ برطانوی چوروں نے ہلاک شدہ لوگوں کے ہاتھوں سے زیورات چوری کرنے شروع کر دیئے۔ تاہم پولیس نے اس کی تردید کرتے ہوئے صرف یہ بتایا کہ چار چوروں کے قبضے سے تباہ شدہ امریکی طیارے کے کچھ پرزے ملے ہیں وہ لے کر غائب ہونا چاہتے تھے پولیس نے اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ اس روح فرسا منظر کے بعد بھی کوئی یہ حرکت کر سکتا ہے۔ یہ ہے یہاں کی تہذیب و شرافت! کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری۔

ساہیوال میں عالمی مجلس کے دفتر کا قیام

ساہیوال (نمائندہ ختم نبوت) یہاں پر بھی باقاعدہ طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کا

قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ساہیوال کی مجلس نے اپنے ایک بیان میں دفتر قائم ہو جانے پر اظہار تشکر کیا ہے اور فتنہ قادیانیت کے خاتمہ تک اپنی جدوجہد جاری رکھنے کا ایک بار پھر تجدید عزم کیا ہے (رابطہ کے لئے) حکیم محمد اسمٰعیل عاصم دفتر ختم نبوت مارکیٹ بلال گنج بازار ساہیوال۔

ربوہ کے قادیانی قبرستان میں ایک مسلمان کی تدفین

ڈپٹی کمشنر کے حکم پر قبر کشائی اور میت کا پوسٹ مارٹم۔

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ربوہ قبرستان میں دفن شدہ مسلمان رشید احمد فوجی کی قبر کشائی اور پوسٹ مارٹم کرانے پر ڈپٹی کمشنر جھنگ چوہدری محمد سلیم کے مستحسن اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپیل کی ہے کہ اس پراسرار موت کی مکمل تحقیقات کرائی جائے انہوں نے کہا کہ تھانہ کھڑیانوالہ کے چک نمبر ۲۶۹ ب گھسیٹ پورہ کلاں کے رشید احمد فوجی مسلمان کو ربوہ میں پراسرار طور پر قتل کر کے سڑک پر پھینک دیا تھا اور اتفاقی ٹریفک حادثہ بنا کر ربوہ کے قبرستان میں ۱۲ فروری کو دفن کر دیا گیا جبکہ وقوعہ ۱۱ فروری کا تھا جس کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر جھنگ سے مطالبہ کیا گیا کہ مسلمان رشید احمد فوجی کی قبر کشائی کر کے پوسٹ مارٹم کرایا جائے اور قصور وار قادیانیوں کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲ ت پ مقدمہ چلایا جائے۔ جس پر ڈپٹی کمشنر جھنگ چوہدری محمد سلیم کے حکم پر ۲۶ فروری کو ربوہ قبرستان میں آر ایم ربوہ کی موجودگی میں قبر کشائی کر کے تین ڈاکٹروں کے بورڈ نے متوفی رشید احمد کی لاش کا پوسٹ مارٹم کر کے لاش کے کچھ اجزا تجزیہ کے لئے لاہور لیبارٹری کو بھیج دیئے گئے ہیں نتیجہ آنے پر ضروری کارروائی ہو گی۔ متوفی کے رشتہ دار میت کو چک ۲۶۹ ب لے جا کر جنازہ پڑھنے کے بعد مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ ربوہ میں قادیانی قبرستان سے کسی مسلمان کی قبر کشائی کر کے لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا ہو۔

عالمی مجلس لاہور کا انتخاب،

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے انتخابات میں درج ذیل تنظیم نو عمل میں لائی گئی اور امیر مرکزیہ پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کی قیادت اور سیاست پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا اور ہر ممکن تعاون و حمایت کی یقین دہانی کرائی گئی۔ امیر اول حاجی بلند اختر نظامی صاحب۔ نائب امیر مولانا پیر سیف اللہ خالد صاحب۔ امیر دوم مولانا پرویز محمد صاحب۔ امیر سوم۔ حاجی منظور احمد صاحب ناظم اعلیٰ مولانا قائد نذیر احمد صاحب۔ ناظم۔ صوفی محمد اقبال صاحب۔ ناظم دوم۔ مولانا محمد اقبال نعمانی صاحب۔ ناظم تبلیغ۔ علامہ کریم بخش اظہر صاحب ناظم نشر واشاعت۔ محمد آصف ظفر۔ نائب نشر و اشاعت حاجی عبدالحمید صاحب۔ خازن عتیق الرحمٰن صاحب۔

افواج پاکستان کو منکرین جہاد قادیانیوں سے پاک کیا جائے۔

عالمی مجلس کے سیکرٹری اطلاعات کا صدر پاکستان سے مطالبہ۔

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان غلام اسحاق خاں اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر مسلح افواج سے قادیانی غیر مسلم منکرین جہاد ۲۲۸ افسروں کو نکالنے کا عمل جلد مکمل کیا جائے اور وفاقی و صوبائی حکومتوں کے سول محکموں میں کلیدی آسامیوں پر تعینات قادیانیوں کو بلاتاخیر الگ کیا جائے انہوں نے کہا پاکستان کی مسلح افواج میں کیپٹن کے عہدہ سے لے کر لیفٹیننٹ جنرل تک کل ۲۲۸ قادیانی افسر تعینات ہیں جن کو فوج سے نکالنے کے لئے دو سال سے جدوجہد جاری ہے اور سابق صدر پاکستان نے یہ کیس آئی ایس پی آر ڈائریکٹوریٹ جی ایچ کیو راولپنڈی کو بھیجا تھا جس پر ایڈجوٹنٹ جنرل آرمی نے ایوان صدر کو لکھا تھا کہ متعلقہ وزارت کو ارسال کیا جائے اس کے بعد اسٹیبلشمنٹ ڈویژن اور پھر ڈیفنس ڈویژن میں تاحال سرخ فیتہ کا شکار چلا آرہا ہے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی پنجابی نبی کے پیروکار جہاد کے منکر ہیں اس لئے ان کو مسلح افواج میں ملازم نہیں رکھا جا سکتا اس کے علاوہ وفاقی حکومت کے محکموں میں ۴۰۰ سے زائد اور صوبہ پنجاب میں ۱۷ گریڈ سے اوپر کے ۴۰۰ قادیانی غیر مسلم افسر تعینات ہیں سب سے زیادہ قادیانی محکمہ تعلیم پر قابض ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ صوبہ سندھ کے قادیانی چیف سیکرٹری کو فوری طور پر علیحدہ کیا جائے۔

نصیحت آموز

حکایات و روایات

مرسلہ: غلام اکبر پندرانی قلات بلوچستان۔

اچھی اور بری چیز

دو چیزیں اچھی بھی اور بری بھی، لقمان حکیم کو ان کے آقا نے ایک مرتبہ ایک بکری دی اور حکم دیا اسے ذبح کرو اور اس کی بدترین جو چیز ہو میرے پاس لاؤ۔ لقمان نے بکری ذبح کی اور آقا کے سامنے دل اور زبان لا کر پیش کیا دوسری مرتبہ پھر آقا نے انہیں ایک بکری دی اور کہا اس مرتبہ جو سب سے اچھی چیز ہو وہ لا کر پیش کرو اب کی بار بھی لقمان نے وہی دونوں چیزیں پیش کیں اور کہا اے میرے آقا یہ دو عجیب چیزیں ہیں، اگر بد ہوں تو ان سے بڑھ کر بدترین کوئی نہیں اور اگر نیک ہوں تو ان سے بڑھ کر بہترین کوئی نہیں۔

علم اور لباس۔ ایک کسان زادے کو علم کا بڑا شوق تھا وہ آبائی پیشہ میں بھی مصروف و منہمک رہتا تھا اور تحصیل علم کے لئے بھی سرگرداں رہتا تھا ایک روز امتحان دینے کے لئے گاؤں سے شہر آیا چھوٹا سا قد لمبے لمبے جوتے ہاتھ میں ایک موٹی سی لکڑی بہت بڑا اور مضحکہ خیز عمامہ جیسے ہی وہ امتحان کے ہال میں داخل ہوا لڑکوں نے اس کا مذاق اڑانا شروع کیا طرح طرح کے فقرے بھجارے پر چست کیے جانے لگے لیکن وہ اللہ کا بندہ نہ شرمایا نہ اس نے کسی بات کا جواب دیا چپ چاپ ان لوگوں کے مذاق کا ہدف بنتا رہا اور اپنی جگہ بت کی طرح جما بیٹھا رہا یہاں تک کہ اس کی باری آئی جب وہ استاد ممتحن کے سامنے آیا تو سب ہی ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھ گئے اور ہمہ تن اسی کی طرف متوجہ ہو گئے اب تک وہ چپ چاپ بیٹھا تھا اس کی نظر ممتحن کی طرف اور توجہ سوالات کی طرف تھی اب وہ ہوشیار ہو بیٹھا ہر ہر سوال کا نہایت پیارا جواب اس نے دیا کہیں بھی چوک نہیں ہوئی غلطی نہیں کی حالانکہ سوالات نہایت پیچیدہ تھے اور مشکل بھی نہ اس میں کسی قسم کی جھجک تھی نہ اس کی زبان میں لکنت تھی ہوش و حواس کی پوری صحت اور سلامتی کے ساتھ ہر ہر سوال کا نہایت معقول اور موزوں جواب متانت اور سنجیدگی سے وہ دے رہا تھا یہ رنگ اور اس کی ذہانت و حاضر جوابی کی یہ کیفیت دیکھ کر تمام حاضرین دنگ رہ گئے کسی کو اس کا وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ یہ بے ڈھنگم سا غریب اور نادار لڑکا جو پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس بیٹھا ہے اس طرح اپنی ذکاوت کا سکہ سب پر جما دے گا نتیجہ جب شائع ہوا تو لڑکا سب سے اول آیا سب پر بالا رہا اس کے ساتھیوں اور ہم جماعتوں نے یقین کر لیا کہ آدمی کی اصل قدر و قیمت اس کے علم و دماغ کی ہوتی ہے نہ کہ لباس اور پوشش کی۔

طلب دنیا کا انجام

ایک مرتبہ تین دوست ساتھ ساتھ سفر کر رہے تھے راہ چلتے چلتے انہیں ایک جگہ خزانہ نظر آیا تینوں نے جلدی سے اس پر قبضہ کر لیا یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا ہے ان دوستوں نے آپس میں کہا ہم سب بھوکے ہیں ہم میں سے ایک شخص بازار چلا جائے راستے میں اس نے سوچا کھانے میں اگر زہر ملا دوں تو دونوں ساتھی ہلاک ہو جائیں گے اور سارا خزانہ میری ملکیت بن جائے گا آخر اس نے ایسا ہی کیا کھانے کے ساتھ زہر بھی خرید لیا اور اس میں ملا دیا اس کی عدم موجودگی میں باقی دونوں ساتھیوں نے مشورہ کیا اور یہ طے کیا کہ جب وہ کھانا لے کر آئے تو اسے قتل کر دیا جائے اور سارا کا سارا خزانہ ہم دونوں آپس میں تقسیم کر لیں اس رائے پر اتفاق ہو گیا وہ کھانا لے کر آیا یہ دونوں دوست اس پر حملہ آور ہوئے اور اسے قتل کر دیا پھر اطمینان سے دونوں نے زہر ملا ہوا کھانا کھا لیا اور کھاتے ہی زہر کے اثر سے ہلاک ہو گئے جب عیسیٰ علیہ السلام کا ادھر سے گزر ہوا تو انہوں نے اپنے حواریوں سے فرمایا تم نے دیکھا یہ تینوں کے تینوں کس طرح دنیا کی طلب میں ہلاک ہوئے افسوس ہے ان لوگوں پر جو دنیا کے پیچھے پڑے ہوں۔

لگائی بجھائی

حکایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام فروخت کیا جب بیچنے لگا تو خریدنے والے سے کہا اس غلام میں کوئی عیب نہیں لیکن ایک برائی ضرور ہے مشتری نے کہا وہ کون سا عیب ہے بیچنے والے نے کہا لگائی بجھائی۔ مشتری نے جواب دیا کوئی حرج نہیں میں اس کی لگائی بجھائی میں کبھی نہیں آؤں گا کچھ عرصہ تک یہ غلام اپنے نئے آقا کے پاس شائستگی کی زندگی بسر کرتا رہا ایک روز وہ اپنے مالک کے پاس آیا اور اس سے بہت رازدارانہ انداز میں گویا ہوا آپ کی بیوی آپ کو قتل کر کے دوسرے آدمی سے شادی کرنے کی فکر میں ہے آقا نے پوچھا تم نے کیسے جانا غلام نے جواب دیا آپ پر خود ہی ظاہر ہو جائے گا کہ میں سچ کہہ رہا ہوں یا جھوٹ تھوڑا سا انتظار کیجئے پھر وہ غلام اپنے آقا کی بیوی کے پاس آیا اور بڑے رازدارانہ لہجہ میں اس سے کہنے لگا آپ کے شوہر آپ کو طلاق دینے پر تلے بیٹھے ہیں اور ایک دوسری عورت سے شادی کا پروگرام بنا رہے ہیں کیا میں کوئی ٹونا ٹوٹکا بتا دوں تاکہ آپ ان کی محبت حاصل کر سکیں وہ کہنے لگی ہاں اگر تم نے یہ کیا تو میں تمہیں بہت سا انعام دوں گی غلام نے کہا ایسا کیجئے ان کی داڑھی کے نیچے کے بال تین مجھے لا دیجئے رات کو بیوی نے شوہر کے بال نوچنے کی کوشش کی تو وہ تلوار سونت کر کھڑا ہو گیا اسے یقین ہو گیا کہ غلام نے اس کے بارے میں جو کچھ اس سے کہا تھا سچ کہا تھا اس نے قتل کر دیا یہ خبر جب بیوی کے بھائیوں کو ملی وہ لوگ دوڑے دوڑے آئے انہوں نے شوہر کو قتل کر دیا۔

بقیہ قادیانیت، بہائیت میں

حال لاکھوں ہندو گزشتہ ایک برس میں بہائی ہو گئے ہیں۔ محتاط اندازے کے مطابق یہ تعداد کم از کم ڈھائی لاکھ ہے۔ بہائیوں کی کامیابی دیکھ کر قادیانیوں نے بھی اب دہلی میں اپنی عبادت گاہ کی تعمیر شروع کرا دی ہے۔ بہائیوں کا دعویٰ ہے کہ آج تک کوئی بہائی قادیانی نہیں ہوا۔ جب کہ کئی قادیانی وقتاً فوقتاً بہائی ہوتے رہے ہیں۔ بہائیوں کے اس دعویٰ سے درحقیقت حضرت علامہ اقبالؒ کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ بالآخر قادیانیت بہائیت میں ضم ہو جائے گی

یہاں میں علماء کرام کی توجہ بھی اس طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہائیت عالمی سطح پر عالم اسلام کے لئے ایک چیلنج بن رہی ہے اور ہمیں اسلامی تعلیمات کے مطابق اس چیلنج کا جواب دلائل علمیت اور محبت کے ساتھ دینا ہوگا۔

بشکریہ روزنامہ مساوات لاہور ۷ فروری ۱۹۸۹ء

میں نے فرانس میں کیا دیکھا؟

سید ہدایت اللہ شاہ، مانسہرہ۔

میں نے فرانس میں کچھ دن گذارے وہاں ہر چیز عجیب و غریب دیکھی۔ مغربی لوگوں کی تعلیم نہایت دقیق ہے ان کی محبت بھی بہت زیادہ ہے جس سے محبت کرتے ہیں حد سے زیادہ کرتے ہیں کتوں کے ساتھ بہت زیادہ بلکہ پاگل پن کی حد تک محبت کی جاتی ہے۔ آپ جس گاڑی میں سوار ہوں گے تو ہر گاڑی میں ڈرائیور کے پہلو میں ایک جانب آپ کو کتا بیٹھا ہوا نظر آئے گا جب اہلِ فرانس کھاتے ہیں تو ایک لقمہ اپنے منہ میں اور دوسرا کتے کے منہ میں ڈال دیتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب وہ کتے کو پاس بٹھاتے ہیں، تو اس کے منہ کو اس طرح چومتے ہیں جس طرح انسان کسی بچے کے منہ کو چومتا ہے ایک دفعہ نہیں فرانسیسی بار بار کتے کے منہ کو چومتے ہیں کتے کی آواز آپ کو ہر گھر سے سنائی دے گی جیسے گھنٹی کی آواز آتی ہے آپ ٹی وی پر جو پروگرام دیکھیں تو آپ کو اس میں کتے کی آواز اور شکل ضرور نظر آئے گی۔ خصوصاً اتوار کے دن تو ضرور کیونکہ تعطیل کا دن ہوتا ہے اور ایک گھنٹہ صرف ایک پروگرام کتے کے لئے ہوتا ہے اس پروگرام میں کتوں کے ماہرین ہوتے ہیں وہ پروگرام پیش کرتے ہیں جو کتوں کے بارے میں ہوتا ہے۔ فرانس میں کتے کی تربیت کے لئے ایک قانون ہے جو اس کی مخالفت کرے گا اس کو سزا ملے گی اور جرمانہ کی سزا بھی ہوگی قید اور جرمانہ دونوں سزائیں ایک ساتھ بھی ہو سکتی ہیں اس قانون کی ایک شق یہ بھی ہے کہ کھانے پینے کی ہر چیز کتے کو مہیا کرنی ہوگی۔ جب کتا بیمار ہو جائے تو ڈاکٹر کو لازمی دکھانا ہے دوائی لے کر دینی ہے نیز کتوں کے لئے الگ حمام بنے ہوتے ہیں جہاں ان کے بال کاٹے جاتے ہیں۔ کتوں کو شیمپو کے ساتھ نہلایا جاتا ہے اور کتوں کی باقاعدہ کنگھی کی جاتی ہے، ناخن تراشے جاتے ہیں حالانکہ یورپی ممالک میں عورتیں ناخن نہیں تراشتیں لیکن کتوں کے لئے یہ خاص اہتمام ہے کہ ناخن ترشوائے جاتے ہیں فرانس میں ایک قانون یہ بھی ہے کہ رات دس بجے کے بعد ریڈیو اور ٹی وی اونچی آواز میں بجانا منع ہے لیکن کتوں کی آواز پر کوئی پابندی نہیں کہ رات کو جس مکان سے بھونکیں اور بھونکتے رہیں کوئی کسی سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ تمہارا کتا رات کو بھونکتا کیوں ہے۔

وہاں باقاعدہ ایک انجمن بنائی ہوئی ہے جو کتوں کے حقوق اور قانونی تحفظ کے لئے لڑتی ہے اس جماعت کے باقاعدہ کسی سیاسی جماعت یا دفاعی جماعت کی طرح عہدے دار ہوتے ہیں اس انجمن کی شاخیں ہر شہر اور ہر گاؤں میں قائم ہیں اس انجمن کا کام صرف اور صرف کتے کے قانونی حقوق کا تحفظ کرنا ہے فرانس کا یہ قانون ہے جہاں مرضی ہے چلے جاؤ، پھرو۔ گھومو لیکن یہ بات ضرور ہے کہ کتے کو گھر میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتے اس کے لئے کسی نگران یا نوکر کو چھوڑ کر جانا ہے تاکہ کتے کو تنہائی میں نہ رہنا پڑے اور پریشان نہ ہو۔ کتوں کی انجمن کو اگر ایسا گھر مل گیا۔ جس میں کتا اکیلا ہو تو انجمن اس کتے کو عدالت میں پیش کرے گی عدالت کی مرضی ہے کہ وہ مالک پر جرمانہ عائد کرے یا سزا دے۔ فرانس کے ایک بڑے فلسفی کا قول ہے کہ کتا انسان سے زیادہ مخلص، باوفا، اور ذہین ہے۔

(بقیہ) حقوق والدین

کام تو یہاں پر صرف خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت لازم ہے۔

خوب یاد رکھنا چاہیے کہ تہذیب فرنگ کی طرح شریعت محمدی کا یہ فتویٰ نہیں کہ جب لڑکا عاقل ہو جائے تو اپنی بیوی کے ساتھ اپنا علیحدہ گھر بسائے بلکہ جب والدین بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھیں تو ہر طرح سے اُن کی خدمت گزاری کو اپنا فرض اولین سمجھے دوران بڑھاپا ضعف کا غلبہ، مزاج میں چڑچڑاپن اور طاقت اور جسمانی قوت کا رخصت ہو جانا ایسے وقت میں والدین قدم قدم پر اولاد کے محتاج ہو جاتے ہیں وہ قدم جو کبھی چلتے ہوئے تھکتے نہ تھے بڑھاپے کی لپیٹ میں آکر لڑکھڑانے لگتے ہیں یہ والدین معذور ہو کر دوسروں کی راہ تکنے لگتے ہیں اور عالم یہ ہے کہ ان کی خدمت طبیعت پر گراں گزرتی ہے اس رنگین دنیا میں کم ایسے سعادت مند بیٹے بھی موجود ہیں جو ماں باپ کی معذوریوں اور ناتوانیوں کے باوجود والدین کی خدمت پر آمادہ نہیں ہوتے اگر آمادہ ہوتے ہیں تو صرف دنیا کی نظروں کو دھوکا دینے کے لئے اور دنیا کی انگشت نمائی سے بچنے کے لئے۔

ذرا غور فرمائیں تو اس دنیا میں ایسی مہذب اور شائستہ قومیں بھی گزری ہیں جن کے یہاں دستور یہ تھا کہ جب والدین بوڑھے ہو کر قوم کے لئے عضو معطل اور بے کار بلکہ قوم پر ایک قسم کا بوجھ ہو جاتے ہیں تو سعادت مند صاحبزادے انہیں لے جا کر سنسان پہاڑی پر پھینک آتے کہ وہ پڑے پڑے مر جائیں یا کسی جنگلی جانور کی غذا بن جائیں۔

یہ صرف شریعت اسلامیہ ہے جس نے بوڑھے والدین کی خدمت گزاری کا اہتمام کیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ بڑا بدبخت اور بدقسمت ہے وہ شخص جس نے والدین کا بڑھاپا پایا اور انہیں خوش کر کے اُن کی نیک دعاؤں سے اپنے آپ کو جنت کا مستحق نہ بنایا۔ آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں والدین کا فرمانبردار بیٹا بنائے۔ آمین۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تحفظ ختم نبوت کا سال

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے

منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے یہ سال تحفظ ختم نبوت کے سال کے طور پر منایا جا رہا ہے اس مناسبت سے امسال عربی اردو اور انگریزی میں لٹریچر، اشتہارات اور ہینڈ بلوں کی اشاعت پر دس لاکھ روپیہ اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تشکیل ہیں۔ لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے جہاں چار سال سے عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے اور ہمہ وقتی عملہ و مبلغ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہیں علاوہ ازیں دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنے کی کوششیں شروع ہیں۔

اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمات اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ) صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

منجانب
(فقیر) خان محمد
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۱۱۶۷۱